عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۶ شمارہ ۹

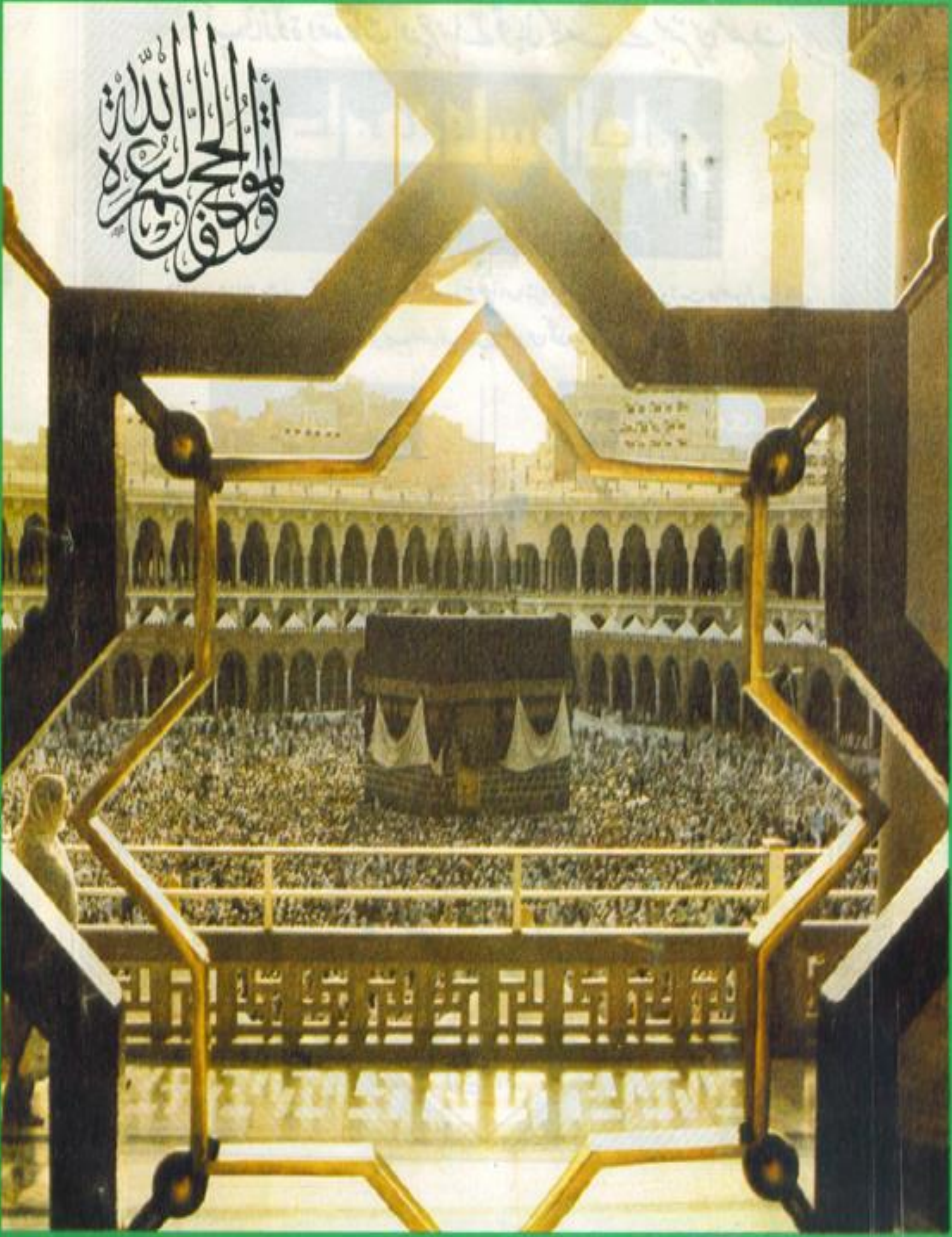

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آپ کی زکوٰۃ وصدقات اور چرمہائے قربانی کا سب سے بہترین مصرف

جامعہ قاسم العلوم

فقیر والی ضلع بہاولنگر

جامعہ ھذا میں چھ سو کے قریب نونہالان ملک وملت ۲۴ اساتذہ کرام کی نگرانی میں تعلیم وتربیت حاصل کر رہے ہیں۔
جامعہ کا ۱۲ لاکھ کے قریب نقد اور پندرہ سو من گندم کا سالانہ خرچ ہے۔

ضروریات جامعہ

- طلباء کی رہائش کے لیے جدید دارالاقامہ کی تعمیر۔
- مدرسہ کے طلباء کے علاج کے لیے ایک ڈسپنسری کا قیام
- اردو، عربی ٹائپ رائٹر اور فوٹوسٹیٹ مشین کی خرید
- کتب خانہ کی پرانی عمارت کے خستہ ہونے اور کتابوں کی کثرت کی وجہ سے جدید لائبریری کا قیام۔

خصوصیات جامعہ

- صاف ستھرا شہری آلودگیوں اور فرقہ وارانہ عصبیت سے پاک ویسترا ماحول
- تعلیم وتربیت کا بہترین وعمدہ انتظام۔
- بشمول دورہ حدیث شریف تمام علوم وفنون عربیہ قرآن مجید حفظ وناظرہ اور تجوید القرآن کے علاوہ مڈل تک علوم عصریہ کا معقول انتظام
- طلباء واساتذہ کے استفادہ کیلئے ایک وسیع وعظیم لائبریری جو ہر زبان اور ہر فن کی بارہ ہزار سے زائد کتب پر مشتمل ہے۔

جامعہ اہل اسلام سے درخواست ہے کہ وہ عید قربانی کے موقع پر چرمہائے قربانی سے جامعہ کی بھرپور امداد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب حضرات کا حامی وناصر ہو۔ جامعہ کا اکاؤنٹ نمبر حبیب بینک فقیر والی ۱۱۲ ہے۔

محمد قاسم قاسمی مہتمم جامعہ قاسم العلوم فقیر والی

ضلع بہاولنگر، پاکستان

فون: ۱۱۱

ہفت روزہ

ختم نبوت

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ | ۱۱ر تا ۱۷ر ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ مطابق ۷ر تا ۱۳ر اگست ۱۹۸۷ء | شمارہ نمبر ۹

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون : ۷۲۱۱۶۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہٗ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مَری — قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاول پور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
سکھر/گھوٹکی — حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
جھنگ — غلام حسین
ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی
پشاور — مولانا نورالحق نور
لاہور — طاہر رزاق، مولانا کریم بخش
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیّہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ — محمد متین خالد
ملتان — عطاء الرحمان
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ
گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —
امریکہ — چوہدری محمد شریف نگوری • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف عابد • ایڈمنٹن — عامر رشید
ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد
لائبیریا — ہدایت اللہ • ماریشس — محمد اخلاص احمد •
بارباڈوس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ — اے کیو انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ — ۴۲۵ روپے
افریقہ، — ۳۷۵ روپے
یورپ — ۳۷۵ 〃
ایشیا — ۳۷۵ 〃

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۲۰/۱ے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی ۳ •

آہ! سائیں محمد حیات پسروری

موت کے ہاتھوں ہمیں ایک روز شکست ہوتی۔ ملک عزیز کے نامور پنجابی شاعر کاروانِ تحریک ختم نبوت کے، قافلہ حریت کے سرخیل، حضرت امیر شریعتؒ کے جیل و ریل کے رفیق سائیں محمد حیات پسروری رحمۃ اللہ علیہ انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پنجابی کے نامور شاعر تھے۔ ان کی تمام تر شاعری خوبیاں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لئے وقف تھیں۔ ایسے فی البدیہہ شاعر تھے کہ جب کوئی مقرر ردِ قادیانیت پر تقریر کرتا۔ تو اس کی تقریر ختم ہوتے ہی وہ پوری تقریر کو نظم کے سانچے میں ڈھال دیتے تھے۔

تقسیم سے لیکر مجلس احرار الاسلام کے سٹیج سے انہوں نے نغمہ ہائے حریت سے عوام کے دلوں کو گرمایا۔ تقسیم کے بعد ان کی خدمات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف ہو گئیں۔ بارہا قید و بند کی صعوبتوں کو برداشت کیا لیکن ان کے پائے استقلال میں جنبش نہ آئی۔ ملک عزیز میں شاید ہی ختم نبوت کی کوئی کانفرنس ہو جس میں آپ شریک نہ ہوئے ہوں۔ آل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ کا ہر اجلاس ان کی "صدائے فقیری" سے گونجتا تھا۔

آخری عمر میں خاصے کمزور ہو گئے تھے۔ بینائی متاثر ہو گئی۔ مگر اس کے باوجود ربوہ کانفرنس پر ضرور تشریف لاتے۔ مولانا اسلم قریشی کے اغواء کے بعد کانفرنس میں تشریف لائے اسلم قریشی پر نظم پڑھی۔ ایسے منظر تھا کہ خود اور تمام سامعین پر گریہ کی کیفیت طاری ہو گئی۔

مولانا تاج محمود صاحبؒ کی رحلت پر ایک خط لکھا وہ ایک یادگار تاریخی دستاویز تھا اور خط سے معلوم ہوتا تھا کہ سفر آخرت کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔

آخری عمر میں بلدیہ پسرور سے الیکشن لڑا۔ بلدیہ کے ممبر منتخب ہوئے۔ سماجی خدمات اور دینی اقدار کے تحفظ میں پوری عمر گزار دی۔ قدرت نے بڑھاپے میں ایک صاحبزادہ عطا کیا۔ جس پر بہت خوش تھے۔ اپنی گزر بسر کے لئے مٹی کے برتنوں کی ایک دکان کھول لی تھی۔ کبھی کبھار ملک کے خاص خاص مشاعروں میں تشریف لے جاتے تھے اور یوں اپنے من کو خوش اور معروف رکھنے کے مواقع تلاش کر لیتے تھے۔

بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ ان کی وفات سے تاریخ کا ایک باب بند ہو گیا۔ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے احباب، جماعتی کارکن، ان کے عزیز و اقارب مسلک حریت کے تمام ساتھی۔ بجا طور پر تعزیت کے مستحق ہیں۔ ادارہ ختم نبوت مرحوم کے متعلقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے (آمین)

سوہنی دھرتی اللہ رکھے قدم قدم آباد

قارئین نے اخبارات و ریڈیو کے ذریعے جان لیا ہوگا۔ کہ پنڈی اور کوئٹہ لاہور اور کراچی تخریب کاروں کے نرغہ میں ہیں۔ گذشتہ دنوں یکے بعد دیگرے مختصر وقفہ سے لاہور کے ایک ہی ایریا میں بموں کے تین دھماکے ہوئے۔ اسی طرح بدھ ۱۵ جولائی کی شام صدر کراچی میں دو دھماکے ہوئے جس میں ایک اطلاع کے مطابق سو افراد سے زیادہ جاں بحق ہوئے اور زخمیوں کی تو کوئی گنتی شمار ہی نہیں ہے۔ فوت ہونے والوں کی لاشوں کے پرخچے اڑ گئے۔ زخمیوں کی حالت زار سے لوگ زار و قطار رو دیئے ننھے ننھے پھول سے بچے خاک اور خون میں لوٹ گئے۔ ہماری مہربان حکومت ہمیشہ کی طرح طفل تسلیوں میں معروف ہے وقت گزرتا جا رہا ہے۔ ملک عزیز کو ایک سازش کے ذریعے بیروت بنایا جا رہا ہے مگر

حکمران "سب اچھا" کی راگنی الاپ رہے ہیں۔

اگر مولانا اسلم قریشی کے قاتلوں کو حکومت تحفظ فراہم نہ کرتی تو ساہیوال اور سکھر کے حادثات رونما نہ ہوتے۔ اگر علامہ احسان الٰہی ظہیر کے قاتلوں کو تختہ دار پر لٹکا دیا جاتا تو آج کا یہ یوم بد ہمیں نہ دیکھنا پڑتا۔ علامہ مرحوم کے قانونی ورثا نے ایک مخصوص طبقہ کے افراد کو نامزد کر دیا ہے ان کو نہ پکڑنے میں حکومت کی کیا مصلحت ہے۔ "رموز مملکت خسرواں دانند" لیکن اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح فرقہ ورانہ فسادات ہوں گے۔ تو یہ ان کی "بھول" ہے۔ چند افراد کو تختہ دار پر لٹانے سے فرقہ واریت نہیں پھیلے گی۔ بلکہ فسادی لوگوں کی آنکھیں کھل جائیں گی اور فتنہ و فساد کی آگ بجھ جائے گی۔ آئندہ کسی کو ایسی بھیانک واردات کی جرأت نہیں ہوگی۔

پنجاب میں پہلا بم مولانا علامہ احسان الٰہی پر پڑا۔ اگر چند گھنٹوں میں مجرم مینار پاکستان پر لٹکائے ہوتے تو خدا گواہ ہے کہ آج پنڈی، لاہور اور کراچی جلتے اور بھسم ہوتے نظر نہ آتے۔ مجرم کو سخت سزا دینے سے جرم کی بیخ کنی ہوتی ہے۔ سعودی عرب کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ دنیا میں واحد ایسا ملک ہے جس میں بہت کم جرائم ہوتے ہیں جس کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ سزائیں سخت ہیں اگر حکومت اسلم قریشی و علامہ مرحوم کے قاتلوں کو کیفر کردار پر لٹکانے سے ہچکچاتی ہے تو پھر اسے کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ وہ خود حالات کو بگاڑنے کا سامان پیدا کر رہی ہے۔

روس میں پاکستانی طلبہ کون ہیں؟

گزشتہ دنوں وزیر مملکت برائے داخلہ راجہ نادر پرویز نے قومی اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران بتایا کہ "معاشرے کے ٹھکرائے ہوئے، سیاسی طور پر گمراہ کئے گئے بیرون ملک تعلقات رکھنے والے اور تعلیمی اداروں میں داخلہ حاصل کرنے میں ناکام رہنے والوں کو ملازمت دے کر افغانستان کے ذریعے روس اور مشرقی بلاک کے سوشلسٹ ممالک میں بھیجنے کا کام افغانستان میں مقیم بعض پاکستانیوں کے ذریعے کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس غیر قانونی ذریعے ملک چھوڑنے والے طلبہ کی صحیح تعداد نہیں جانتی۔ انہوں نے اپنے تحریری جواب میں بتایا کہ روس اور افغانستان جانے والے طالب علم قبائلی علاقوں کے ذریعے جاتے ہیں اور ان کی بھرتی روسی ایجنٹوں کے ذریعے کی جاتی ہے یہاں ایک ایسا ادارہ بھی ہے جو طلبہ کو روس میں تعلیم و تربیت کے لئے بھی بھیجتا ہے جب کہ اس نے مشرقی بلاک کے مختلف ملکوں کو بھیجنے کے لئے بھی کچھ طلباء کو بھرتی کیا۔ حکومت اس روس اور دیگر سوشلسٹ ممالک کی انڈوزمنٹ پر سختی کے ذریعے اس کی حوصلہ شکنی کر رہی ہے انہوں نے کہا کہ روس اور افغانستان جانے والے طالب علموں کو کمیونزم کے نظریات کی تعلیم دی جاتی ہے تاہم عام خیال یہ ہے کہ ان میں سے صرف چند ہی ایجنٹ بنتے ہیں انہوں نے کہا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ روس طالب علموں کی ابتدائی بھرتی کو اسپانسر کرتا ہے اور یہ بھرتی صرف بلوچستان اور سرحدی صوبہ تک محدود ہے۔ انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ خفیہ طور پر پنجاب سے بھی بھرتی کیا جا رہا ہے (روزنامہ جنگ لاہور ۲۴ جون)

وزیر مملکت برائے داخلہ امور نادر پرویز نے تسلیم کیا ہے کہ:

۱۔ ایک ایسا ادارہ موجود ہے جو طلبہ کو روس میں تعلیم و تربیت کے لئے بھیجتا ہے۔

۲۔ روس اور افغانستان جانے والے طالب علموں کو کمیونزم کی تعلیم دی جاتی ہے۔

۳۔ روس طالب علموں کی ابتدائی بھرتی کو اسپانسر کرتا ہے۔

۴۔ بلوچستان اور سرحد کے علاقے اور خفیہ طور پر پنجاب سے بھی طلبہ کو بھرتی کیا جا رہا ہے۔

جناب راجہ نادر پرویز کے قومی اسمبلی میں انکشافات ہر محب وطن شہری کے لئے لمحہ فکریہ رکھتے ہیں۔ ہم پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ قادیانی جماعت روسی مفادات کی تکمیل کے لئے پاکستان میں سرگرم عمل ہیں۔ اور ان کے آلہ کار کی حیثیت سے پاکستان کی وحدت اور سالمیت کو نقصان پہنچا رہی ہے مدت ہوئی مرزا بشیر الدین محمود نے بلوچستان کو اپنے مخصوص سیاسی مقاصد کے لئے منتخب کیا تھا۔ بعد ازاں صوبہ سرحد میں قادیانی جماعت نے بال و پر نکالے۔ ایبٹ آباد میں گرمائی ہیڈ کوارٹر بنانے کی ناکام کوشش کی۔ روس کے ساتھ قادیانی جماعت کے باقاعدہ گٹھ جوڑ کے بعد انہوں نے قبائل کا رخ کیا۔ تاکہ روس کے ساتھ گہرا رابطہ قائم رہے۔ روس میں کمیونزم کی تعلیم حاصل کرنے والے طالب علم بھی یقیناً قادیانی ہیں۔ پاکستان کو نظریاتی طور پر گزند پہنچانے کے لئے کمیونزم کا پرچار ضروری ہے چند برس پہلے خانہ ساز نبوت کا قریبی فرد پروفیسر جمیل احمد اسلام آباد میں روسی لٹریچر تقسیم کرتا ہوا موقع پر گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اس کے گھر پولیس کا چھاپہ ڈالا گیا تو روسی نظریات کی تشہیر پر مبنی وسیع ذخیرہ

باقی صفحہ ۳۰ پر

بخل اور فضول خرچی دونوں منع ہیں !

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی

ایک حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہوا ہے کہ قیامت کے دن سب سے اول نماز کا حساب ہوگا ۔ اگر نماز اچھی ہوئی تو باقی اعمال بھی اچھے ہوں گے ، وہ بری ہوئی تو باقی اعمال بھی بُرے ہوں گے ۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اگر وہ قبول ہوئی تو باقی اعمال بھی قبول ہوں گے۔ وہ مردود ہو گئی تو باقی اعمال بھی مردود ہوں گے (فضائل نماز) اس کے بعد آیت شریفہ میں بددلی سے صدقہ کا ذکر فرمایا ہے اور بددلی سے صدقہ دینا ظاہر ہے کہ کیا قابل قبول ہو سکتا ہے لیکن اگر وہ صدقہ فرض ہے جیسا کہ زکوٰۃ تو وجوب ساقط ہو ہی جائے گا ۔ اسی واسطے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ ادا کرنے کی روایات میں متعدد جگہ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ (ترغیب) رَافِدَةً عَلَيْهِ كُلَّ عَامٍ (ابوداؤد) وغیرہ الفاظ ذکر فرمائے ۔ جن کا مطلب یہی ہے کہ نہایت خوشدلی سے ادا کرے تاکہ فرض ادا ہونے کے علاوہ اس کا اجر و ثواب بھی ہو اور اس پر انعام و اکرام بھی ہو ۔ ابوداؤد شریف کی ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص ثواب کی نیت سے ادا کرے گا اس کو اس کا اجر ملے گا ۔ اور جو ادا نہ کرے گا ہم اس کو لے کر رہیں گے ۔ اور بعض روایات میں اس کے ساتھ تاوان کا بھی ارشاد ہے کہ ادا نہ کرنے کی صورت میں جرمانہ بھی کریں گے ۔

حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ وہ امیر المؤمنین ابوجعفر منصور رحمۃ اللہ کے پاس گئے تو وہاں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے کوئی شخص تھے جنہوں نے منصور سے اپنی کوئی حاجت پیش کی تھی اور منصور نے اُن کی درخواست پر کچھ دینے کا حکم بھی کر دیا مگر وہ مقدار زبیری کے نزدیک کم تھی ۔ جس کی شکایت انہوں نے کی اور منصور کو اس پر غصہ آ گیا ۔ حضرت جعفرؒ نے فرمایا کہ مجھے اپنے باپ دادوں کے واسطے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پہنچا ہے کہ جو عطا خوشدلی سے دی جائے ۔ اس میں دینے والے کے لیے بھی برکت ہوتی ہے اور لینے والے کے لیے بھی ۔

منصور رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث سنتے ہی کہا خدا کی قسم دیتے وقت تو مجھے خوش دلی نہ تھی مگر تمہاری حدیث سن کر مجھ میں طیب نفس پیدا ہو گیا ۔ اس کے بعد حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ ان زبیری کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن سے فرمایا کہ مجھے اپنے باپ دادوں کے ذریعے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پہنچا ہے کہ جو شخص قلیل رزق کو کم سمجھے ، اللہ جل شانہ ، اس کو کثیر سے محروم فرما دیتے ہیں ۔

زبیریؒ کہنے لگے کہ خدا کی قسم پہلے سے تو عطیہ میری نگاہ میں کم تھا ، تمہاری حدیث سننے کے بعد بہت معلوم ہونے لگا ۔ سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ جو اس قصہ کو نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے زبیری سے پوچھا کہ وہ کیا مقدار تھی جو تمہیں منصور نے دی تھی ۔ وہ کہنے لگے کہ اس وقت تو بہت تھوڑی سی تھی ۔ لیکن میرے پاس پہنچنے کے بعد اللہ جل شانہ نے اس میں ایسی برکت اور نفع عطا فرمایا کہ وہ پچاس ہزار کی مقدار تک پہنچ گئی ۔ سفیانؒ کہتے ہیں کہ یہ لوگ (اہل بیت حضرت جعفرؒ اور ان کے اکابر کی طرف اشارہ ہے) بھی بارش کی طرح جہاں پہنچ جاتے ہیں نفع ہی پہنچاتے ہیں (کنز) مطلب یہ ہے کہ اس جگہ دو حدیثیں سنا کر دونوں کو خوش اور مطمئن کر دیا ۔ اسی طرح سے یہ حضرات جہاں بھی پہنچتے ہیں روحانی یا مادی نفع پہنچائے بغیر نہیں رہتے ۔ اس کے ساتھ ہی اس زمانہ کے امراء کی یہ چیز بھی بہت قابل رشک ہے ، کہ بادشاہ ہونے کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سن کر ان کے سامنے گردن رکھ دینا اس زمانہ کی عام فضا تھی ۔ آیت شریف میں اس کے بعد آل ، اولاد اور مال کو دنیا میں عذاب کا ذریعہ فرمایا ۔ ان چیزوں کا دنیا میں موجب وقت اور کلفت ہونا ظاہر ہے ۔ کہیں اولاد کی بیماری ہے کہیں ان پر مصائب ہیں ، کہیں ان کے مرنے کا رنج و حسرت ہے ، اور یہ سب چیزیں مسلمانوں پر بھی پیش آتی ہیں لیکن مسلمان کے لئے چونکہ ہر تکلیف جو دنیا میں پیش آئے وہ آخرت میں اجر و ثواب کا ذریعہ ہے ، اس لیے وہ تکلیف نہیں رہتی ، کیونکہ وہ تکلیف ، تکلیف نہیں بلکہ راحت ہے ان کے لیے یہ عذاب ہی عذاب رہ گیا ۔ ابن زید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ان چیزوں کے دنیا میں عذاب ہونے سے مصائب مراد ہیں کہ ان کے لیے یہ عذاب ہیں اور مومنین کے ثواب کی چیزیں ہیں ۔

ترجمہ : اور نہ تو (بخل کی وجہ سے) اپنے ہاتھ کو اپنی گردن سے باندھ لینا چاہیے اور نہ بہت زیادہ کھول دینا چاہیے (کہ اسراف کی حد تک پہنچ جائے کہ اس صورت میں) ملامت زدہ اور (فقر کی وجہ سے) تھکے ہوئے بیٹھے رہو (اور محض کسی کے فقر کی وجہ سے اپنے آپ کو پریشانی میں مبتلا کرنا مناسب نہیں) بیشک تیرا رب جس کو چاہتا ہے زیادہ رزق دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے تنگی کرتا ہے ۔ بیشک وہ اپنے بندوں (کی مصالح اور ان کے احوال) سے باخبر ہے (کہ کس کے لئے کتنا

باقی صفحہ پر

پیر مہر علی شاہ گولڑوی

پیر سید مہر علی شاہ بن سید نذر دین شاہ بن سید غلام حیدر شاہ بن سید روشن دین یکم رمضان ۱۲۷۵ھ/۱۴ اپریل ۱۸۵۹ء کو گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ ان کا سلسلۂ نسب ۲۵ ویں پشت میں شاہ عبدالقادر جیلانی بغدادی سے جاملتا ہے۔ ان کی نانی حضرت سید جلال الدین بخاری اوچی کی اولاد میں سے تھیں۔ پیر سید مہر علی شاہ کے اجداد میں سے سید روشن دین پہلے شخص تھے جنہوں نے گولڑہ شریف میں سکونت اختیار کی۔

پیر سید مہر علی شاہ کے خاندان میں علم و عمل کی اچھی روایات چلی آرہی تھیں۔ انہوں نے مقامی مکتب میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ غلام محی الدین ہزاروی سے درس نظامی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ اس کے بعد بھوئی (ضلع راولپنڈی) جاکر مولانا محمد شفیع کے درس میں شامل ہوئے۔ اور دو سال ان کی خدمت میں رہ کر صرف و نحو کی متوسط کتب اور منطق میں "قطبی" پڑھی۔ یہاں سے انگہ (ضلع سرگودھا) گئے۔ اور مولانا سلطان محمود سے استفادہ کیا۔ راستے میں سکیسر ڈھوک (ضلع اٹک) رکے۔ مگر مولانا سلطان محمود کی کشش اس قدر غالب تھی کہ یہاں قیام نہ کیا۔ انگہ میں ڈھائی سال مقیم رہے اور درس نظامی کی اکثر و بیشتر کتابیں پڑھیں۔ ۱۲۹۰ھ/۷۴-۱۸۷۳ء میں وسط ہند کا سفر کیا۔ مولانا احمد حسن کانپوری (م ۱۳۲۲ھ) سے استفادہ کے لئے کانپور حاضر ہوئے۔ مگر وہ سفر حج کے لئے پابرکاب تھے۔ اس لئے کانپور سے علی گڑھ چلے گئے جہاں مولانا لطف اللہ علی گڑھی (م ۱۳۳۴ھ) کی مسند تدریس بچھی ہوئی تھی۔ مولانا لطف اللہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کر کے ریاضی کی کتب عالیہ کا درس لیا۔ ۲ سال بعد مولانا احمد علی محدث سہارنپوری (م ۱۲۹۷ھ) کے پاس حاضر ہوئے۔ اور الصحیحین کا درس لیا۔ اور ۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء میں ان سے سند حدیث حاصل کی اس طرح ۲۰ سال کی عمر میں علوم متداولہ کی تحصیل کرلی۔

پیر سید مہر علی شاہ کے استاد گرامی مولانا سلطان محمود انگوی، حضرت شمس الدین سیالوی کے مرید خاص تھے۔ ان کے توسط سے پیر صاحب نے بھی حضرت سیالویؒ کے ہاتھ پر سلسلۂ چشتیہ میں بیعت کی۔ اور خلافت و اجازت سے مشرف ہوئے۔

علوم مروجہ کی تحصیل سے فارغ ہوئے، تو سیر و سیاحت کے لئے وطن سے نکل کھڑے ہوئے۔ تین چار سال لاہور میں مقیم رہے۔ ان کا قیام حافظ محمد دین (کشمیری بازار) کے ہاں تھا۔ زیادہ وقت دریائے راوی کے کنارے ریاضت و عبادت میں گزارتے تھے۔ یا شیخ الٰہی بخش کتب فروش کی دکان پر گزرتا تھا۔ ان کی علمی وجاہت کے پیش نظر انجمن نعمانیہ لاہور نے ان کی خدمات مدرسہ نعمانیہ کے لئے حاصل کرنے کی کوشش کی۔ ۱۳۰۱ھ/۸۴-۱۸۸۳ء میں انہوں نے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ طلبہ شاہی مسجد لاہور کے حجروں میں رہتے تھے۔ اور درس کے لئے مسجد حاضر ہوجاتے تھے۔ قیام لاہور کے بعد مالیر کوٹلہ، ملتان، مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازیخان کے اضلاع کے سفر کئے۔ اسی زمانے میں اجمیر شریف بھی گئے۔

۱۳۰۷ھ/۱۸۹۰ء میں سفر حج پر روانہ ہوئے۔ مکہ معظمہ میں مولانا رحمت اللہ کیرانوی (بانی مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ) سے ملاقات ہوئی۔ مدرسہ صولتیہ کے مدرس مولانا محمد غازی پیر صاحب کے علم و تقویٰ سے اس قدر متاثر ہوئے، کہ وہ ان کے ہمراہ گولڑہ شریف آگئے تھے۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (م ۱۳۱۷ھ) کے درس مثنوی میں شریک ہوئے۔ پیر صاحب نے مسئلہ وحدت الوجود کے موضوع پر ایسی علمی اور پرتاثیر گفتگو کی کہ حاجی صاحب نے خوش ہوکر سلسلۂ چشتیہ صابریہ کا شجرہ لکھ کر عنایت کیا۔

پیر صاحب لکھتے ہیں۔

بوقت زیارت بیت اللہ کے حاجی امداد اللہ صاحب کہ اہل کشف و کرامت تھے۔ خود ہی نعمت باطنی بخشنے کو اس عاجز کی طرف متوجہ ہوئے۔ ہمارے دل میں خیال آیا کہ جو چہرہ ہم نے دیکھا ہے۔ وہ جہان میں نظر نہیں آتا۔ ان کے کمال اصرار کے بعد کہا گیا کہ ہم تو حاجت نہیں لیکن آپ کی عنایت بھی جو آپ کی رضامندی سے ہے۔ غیر مشکور نہیں۔ اور نیز یہ عنایت بھی ہم اپنے شیخ کی جانب سے جانتے ہیں۔ بعدہٗ انہوں نے سلسلۂ صابریہ اکرام فرمایا۔

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب، پیر مولانا قاسم نانوتوی نے پیر صاحب کو مشورہ دیا، کہ وہ جلد ہندوستان واپس چلے جائیں، کیونکہ ہندوستان میں عنقریب ایک فتنہ برپا ہونے والا ہے۔ چنانچہ پیر صاحب اس مشورے کے مطابق قیام حرمین کا ارادہ ترک کرکے واپس وطن آگئے۔ حضرت حاجی صاحب کے کشف کو پیر صاحب "مرزائے قادیانی کے فتنہ" سے تعبیر کرتے تھے۔

پیر صاحب نے مرزائے قادیانی کے فتنے کی روک تھام کے لئے سخت قدمے اور قلمے کام کیا۔ انہوں نے ۱۳۱۷ھ/۱۹۰۰ء۔۱۸۹۹ء میں ایک رسالہ شمس الہدایت فی اثبات حیات المسیح لکھا۔ ان کی یہ کوشش بہت پسند کی گئی۔ مولانا عبدالجبار غزنوی (م ۱۳۳۱ھ) نے پیر صاحب کو لکھا۔

کتاب شمس الہدایت مسدود ملاحدہ دہر وزنادقہ عصر خذلہم اللہ از نظر احقر گذشت۔ از مطالعہ اش حظ وافر وخیر ظاہر برداشتم۔

مرزا قادیانی نے کتاب کا کوئی جواب دینے کے بجائے ۲۲ جولائی ۱۹۰۰ء ۲۲ ربیع الاولیٰ ۱۳۱۸ھ کو ایک طویل اشتہار چھاپ دیا۔ اور پیر صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے عربی زبان میں تفسیر نویسی کا چیلنج داغ دیا۔ پیر صاحب نے چیلنج قبول کرتے ہوئے لکھا۔ کہ مرزا صاحب علماء وصوفیاء کو دعوت مبارزت دیتے رہتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ علماء سے اپنے دعاوی اور عقائد پر گفتگو کریں۔ اور اگر وہ عربی زبان میں مہارت دکھانے پر بضد ہیں۔ تو وہ اس کے لئے بھی حاضر ہیں۔ اشتہار بازی کے بعد ۲۴ اگست ۱۹۰۰ء، ۲۷ ربیع الآخری ۱۳۱۸ھ کو شاہی مسجد لاہور میں مناظرہ طے پایا۔ پیر صاحب اور دوسرے علماء شاہی مسجد میں وقت مقررہ پر پہنچ گئے۔ مگر مرزا قادیانی نے راہ فرار اختیار کی۔ اس کے بعد مرزا صاحب نے تفسیر سورۂ فاتحہ (اعجاز المسیح) شائع کرکے اپنی بات رکھنے کی ناکام کوشش کی۔ مگر پیر صاحب نے سیف چشتیائی میں مرزا قادیانی کی عربی دانی کی قلعی کھول دی پیر صاحب نے صرف ونحو، لغت، بلاغت ومعانی اور منطق کے قواعد کی رو سے اعجاز المسیح کی اغلاط گنائی ہیں نیز

باقی صفحہ ۳۰ پر

عجب وکبر علاج

عجب: اپنی نظر میں اپنے آپ کو اچھا سمجھنا ہے۔

کبر: اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا اور حق بات کا قبول نہ کرنا اگر کوئی شخص اپنے آپ کو بڑا نہیں سمجھتا اور حق بات قبول کرتا ہے تو یہ دولت اور سلطنت اور شاندار لباس کے باوجود تکبر میں مبتلا نہیں۔

حضرت حکیم الامت مولانا تھانویؒ کا ارشاد

کمالات اشرفیہ میں ہے کہ بندہ جس وقت اپنے کو اچھا سمجھتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کی نظر میں برا اور حقیر ہے اور جب وہ اپنی نظر میں برا اور حقیر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھلا اور اچھا ہوتا ہے۔ عجب اور کبر کی بیماری بے وقوف اور بے عقل لوگوں کو ہوتی ہے۔ ایک لڑکی کو رخصتی کے وقت اس کی سہیلیوں نے خوب زیور اور اچھے کپڑوں سے سجا کر کہا بہن تم کو مبارک ہو کہ بہت اچھی معلوم ہو رہی ہو وہ رونے لگی کہ نہ معلوم شوہر کی نظر میں ہمارا یہ حسن قبول ہوگا یا نہیں میرے حسن کا فیصلہ میرے شوہر کے ہاتھ میں ہے تمہارے ہاتھ میں نہیں۔ گذارا تو شوہر کے ساتھ ہے اسی کی نظر کا فیصلہ اصل فیصلہ ہے۔ اس لڑکی سے بھی اس کی عقل خراب ہے جو اپنے مالک کے فیصلے سے قبل دنیا میں خود کو اچھا سمجھ رہا ہے اور چند انسانوں کی تعریف سے بے وقوف ہو گیا جب کہ قیامت کے دن کا فیصلہ باقی ہے جو اصل فیصلہ ہوگا۔ اس سے قبل اپنے آپ کو اچھا اور بڑا سمجھنا انتہائی بے عقلی اور بے وقوفی ہے سید سلیمان ندوی نے کیا شعر کہا ہے۔

ہم ایسے رہے یا کہ ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

جو شخص لوگوں کی تعریف سے اپنے کو اچھا سمجھتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اپنے گھوڑے کی رات دن کی شرارتوں سے تنگ آکر دلال کو فروخت کرنے کے لئے دیا۔ دلال نے بازار میں اس گھوڑے کی خوب جھوٹی تعریفیں لوگوں کے سامنے سنانی شروع کیں اس بے وقوف نے کہا کہ جب اس میں یہ خوبیاں ہیں تو ہم نہیں فروخت کرتے تمام عمر اس گھوڑے کی خباثت اور شرارت کا تجربہ بھول گیا۔ اسی طرح جو شخص اپنے نفس کی شرارتوں اور معاصی سے واقف ہے کسی کی تعریف سے اس کا اپنے نالائق نفس کو لائق سمجھنا نہایت درجے کا گدھاپن اور حماقت ہے

عجب اور کبر کی بیماری سے انسان حق تعالیٰ کی شان کی رحمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اپنی ہر صفت کو یعنی علم اور دولت اور حسن وجمال یا صحت کو حق تعالیٰ شانہ کا عطیہ سمجھنا چاہیئے۔ اور اس کو اپنی ذاتی صفات سمجھ کر اس پر نظر کرنا ایسا ہے جیسے کوئی عاشق اپنے محبوب کے سامنے ایک آئینہ نکال کر اپنی ہی آنکھ ناک کان دیکھ رہا ہو۔ تو ایسے عاشق کو اس کا محبوب دھکے دے کر نکال باہر کریگا عجب وکبر کا مرض دنیا وآخرت دونوں کو تباہ کرتا ہے حدیث میں وارد ہے کہ

جو اپنے کو مٹائے اور تواضع حاصل کرے تو حق تعالیٰ اس کو عزت اور بلندی عطا فرماتے ہیں۔ پس یہ اپنی نظر میں حقیر ہوتے ہیں مگر مخلوق کی نظر میں باعزت اور کبیر ہوتا ہے اور جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ ذلیل فرماتے ہیں پس وہ لوگوں کی نظر میں حقیر ہوتا ہے اور اپنی نظر میں بڑا ہوتا ہے حالانکہ مخلوق کی نظر میں سور اور کتے سے بدتر ہوتا ہے

حضرت عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

طالب الہاشمی

حق و باطل کا پہلا معرکہ رمضان المبارک ۲ھ میں بدر کے میدان میں ہوا۔ لڑائی شروع ہونے سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا کہ ایک سبزہ آغاز نوجوان مجاہدین کی صفوں میں ادھر ادھر چھپتا پھرتا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص کی نظر اس پر پڑی تو انہوں نے اسے اپنے پاس بلایا اور پوچھا "جان برادر! یہ تم کیا کر رہے ہو؟" نوجوان نے جواب دیا "بھائی جان! میں اللہ کی راہ میں لڑنا چاہتا ہوں، شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب کرے۔ لیکن ڈر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے چھوٹا سمجھ کر لڑائی میں شریک ہونے کی اجازت نہ دیں۔"

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نوجوان کی بات سن کر خاموش ہو گئے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جاں نثاروں کی صفوں کا معائنہ فرمایا تو نوجوان کا خدشہ درست ثابت ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "بیٹے! تمہاری عمر ابھی لڑنے کی نہیں ہے۔ اس لیے تم واپس جاؤ۔" حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن کر وہ نوجوان رونے لگے اور بار بار التجا کرنے لگے کہ "یارسول اللہ! مجھے لڑائی میں شریک ہونے کی اجازت ضرور مرحمت فرمایئے، شاید میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں کام آجاؤں۔"

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نوجوان کے جوش ایمان اور شوق شہادت سے بہت متاثر ہوئے اور انہیں لڑائی میں شریک ہونے کی نہ صرف اجازت دے دی بلکہ اپنے دست مبارک سے ان کے تلوار باندھی۔

یہ سعادت مند نوجوان جن کے دل میں شہادت کی اس قدر تڑپ تھی، حضرت عمیر رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص تھے۔ وہ قریش کے خاندان بنو زہرہ کے چشم و چراغ تھے۔ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص فاتح عراق و عرب کے حقیقی چھوٹے بھائی تھے۔ سلسلۂ نسب یہ ہے: عمیر رضی اللہ عنہ بن مالک (ابو وقاص) بن وہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر۔

بعد بعثت کے ابتدائی زمانے میں جن نفوس قدسی کو سبقت فی الاسلام کی سعادت نصیب ہوئی ان میں حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کے دو بڑے بھائی حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص اور حضرت عامر رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص بھی تھے۔ عمیر رضی اللہ عنہ اس وقت بہت کم عمر تھے۔ لیکن ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات، جب ذرا سوجھ بوجھ پیدا ہوئی تو بڑے بھائی کی پیروی میں وہ بھی جادۂ توحید پر گامزن ہو گئے اور راہ حق میں سر کٹانے کے لیے بے چین رہنے لگے۔ مکہ میں جب پرستاران حق پر کفار کے ظلم و ستم کی انتہا ہو گئی تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ہجرت مدینہ کا حکم دیا۔ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ بھی بھائیوں کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ پہنچ گئے۔ ہجرت نبوی کے چند ماہ بعد جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے مابین مواخاۃ قائم کرائی۔ تو حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کو سید الاوس حضرت سعد بن معاذ اشہل کے چھوٹے بھائی حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن معاذ کا اسلامی بھائی بنایا۔

باقی ص پر

حفاظت نظر کے لئے نسخہ کیمیا

بدنگاہی کے مضرات اس قدر ہیں کہ بسا اوقات ان سے دنیا اور دین دونوں برباد ہو جاتے ہیں آج کل اس مرض روحانی میں مبتلا ہونے کے اسباب بہت زیادہ پھیلتے جا رہے ہیں اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اس کے بعض مضرات اور اس سے بچنے کا مختصر علاج تحریر کر دیا جائے تاکہ اس کی مضرات سے حفاظت کی جائے چنانچہ حسب ذیل امور کا اہتمام کرنے سے نظر کی حفاظت سہولت سے ہو سکے گی اور جس وقت مستورات کا گزر ہو اہتمام سے نگاہ نیچی رکھنا خواہ کتنا ہی نفس کا تقاضا دیکھنے کا ہو جیسا کہ اس پر عارف ہندی حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب نے اس طور متنبہ فرمایا ہے۔

دین کا دیکھ ہے خطر اٹھنے نہ پائے ہاں نظر
کوئے بتاں میں تو اگر جائے تو سر جھکائے جا

۲. اگر نگاہ اٹھ جاوے اور کسی پر پڑ جاوے تو فوراً نگاہ کو نیچی کر لینا خواہ کتنی ہی گرانی ہو خواہ دم نکل جانے کا اندیشہ ہو۔

۳۔ یہ سوچنا کہ نگاہ کی حفاظت نہ کرنے سے دنیا میں ذلت کا اندیشہ ہے۔ طاعات کا نور سلب ہو جاتا ہے آخرت کی تباہی یقینی ہے۔

۴۔ بدنگاہی پر کم از کم ایک مرتبہ بارہ رکعت نفل پڑھنے کا اہتمام اور کچھ نہ کچھ حسب گنجائش خیرات اور کثرت سے استغفار

۵. یہ سوچنا کہ بدنگاہی کی ظلمت سے قلب کا ستیاناس ہو جاتا ہے اور یہ ظلمت بہت دیر میں دور ہوتی ہے حتیٰ کہ جب تک بار بار نگاہ کی حفاظت نہ کی جائے باوجود تقاضے کے اس وقت تک قلب صاف نہیں ہوتا

۶۔ یہ سوچنا کہ بدنگاہی سے میلان اور میلان سے محبت اور محبت سے عشق پیدا ہو جاتا ہے اور ناجائز عشق سے دنیا و آخرت تباہ ہو جاتی ہے۔

۷۔ یہ سوچنا کہ بدنگاہی سے طاعات ذکر و شغل سے رفتہ رفتہ رغبت کم آ جاتی ہے حتیٰ کہ ترک کی نوبت آ جاتی ہے پھر نفرت پیدا ہونے لگتی ہے۔

فرمودات امام غزالیؒ

منظور احمد الحسینی

اللہ تعالیٰ نے تین طرح کی مخلوق پیدا فرمائی

۱۔ فرشتے پیدا کئے ان میں عقل رکھ دی مگر شہوت نہیں رکھی۔ (۲) حیوانات پیدا کئے ان میں شہوت رکھ دی مگر عقل نہیں رکھی (۳) اور انسان کو پیدا فرمایا اس میں عقل اور شہوت دونوں رکھ دیں۔ اب جس کی شہوت اسکی عقل پر غالب آگئی تو حیوانات اس سے بہتر ہیں اور جس کی عقل شہوت پر غالب آگئی تو وہ فرشتوں سے بہتر ہے

۔ غفلت افسوس کا باعث ہے غفلت نعمت کو زائل کرنے والی ہے اور عبادت میں رکاوٹ ہے غفلت حسد کو بڑھاتی ہے۔ غفلت، ملامت اور شرمندگی پیدا کرتی ہے

۔ جو شخص چار باتوں کے بغیر چار باتوں کا دعویٰ کرے وہ کذاب ہے۔

۱۔ جو جنت کی محبت کا دعویٰ کرے مگر عبادت نہ کرے وہ کذاب ہے۔

۲۔ جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرے مگر علماء و فقراء سے محبت نہ رکھے وہ کذاب ہے۔

۳۔ جو دوزخ سے ڈرنے کا دعویٰ کرے مگر گناہ نہ چھوڑے وہ کذاب ہے۔

۴۔ جو اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ کرے مگر آزمائش میں شکایت کرے وہ کذاب ہے

۔ منقول ہے کہ سچی محبت کی تین علامتیں ہیں۔

۱۔ اب دوسرے کی بجائے محبوب کی زبان اختیار کرے

۲۔ دوسروں کی ہمنشینی کے بجائے محبوب کی ہمنشینی اختیار کرے

۳۔ دوسروں کی رضامندی کے بجائے محبوب کی رضامندی اختیار کرے

۔ جس نے تین باتوں کا دعویٰ کیا اور تین باتوں سے پاک نہ ہوا وہ دھوکہ میں ہے۔

۱۔ جس نے ذکر اللہ کی حلاوت کا دعویٰ کیا مگر وہ دنیا سے محبت رکھتا ہے۔

۲۔ جس نے عبادت میں اخلاص کا دعویٰ کیا مگر

چاہتا ہے کہ لوگ اس کی تعظیم کریں۔

۳۔ جس نے اپنے آپ کو گرائے بغیر اپنے خالق کی محبت کا دعویٰ کیا۔

۔ ابلیس نے نہ ہی گناہ کا اقرار کیا اور نہ شرمندہ ہوا اور نہ ہی اپنے آپ کو ملامت کی اور اللہ کی رحمت سے مایوس ہو گیا بلکہ اکڑنے لگا۔ چنانچہ جس کی حالت

باقی صفحہ پر

بحضور شہدائے ختم نبوت

جاں نثاران نبوت کی اداؤں کو سلام
سر کٹانے والی ان رنگین وفاؤں کو سلام

جو شہادت کیلئے مانگی تھیں تم نے رات دن
ہر قدم پر اٹھنے والی ان دعاؤں کو سلام

ذہن ہے جس سے معطر عالمِ اسلام کا
گلستانِ شہداء کی ان ہواؤں کو سلام

راہ حق میں جن کی اولادیں ہوئی ہیں سرخرو
جراتوں کی پاسباں، ان نیک ماؤں کو سلام

آسمانِ حق کی جو زینت بنی ہیں حشر تک
خون سے ان جگمگاتی کہکشاؤں کو سلام

تشنگی ہے دور جن کے فیض سے انجم مری
وادیِ بطحا کی ان دلبر گھٹاؤں کو سلام

عبدالرحمٰن انجم ۔ ساہیوال ۔

نعت شریف

خاکِ طیبہ میں نہاں شمس و قمر پائے گئے
آپ کے در کے گدا جن و بشر پائے گئے

جن کو ترسے جنت الفردوس کا ہر اک شجر
باغ نبوی میں کچھ ایسے بھی ثمر پائے گئے

آپ کے دربار رحمت کی مچلتی موج میں
باوفا اصحاب اربع سے گہر پائے گئے

قدسیوں نے دی مبارک آکے ان کو بار بار
جو مدینے کی طرف گرم سفر پائے گئے

آپ کے علم و عمل سے زندہ ہے شرف شعور
آپ کے بیشک رہین علم و ہنر پائے گئے

سارے نبیوں کو تھی خواہش آپ کے دیدار کی
آپ کے ہی منتظر شام و سحر پائے گئے

آپ کی سیرت سے جو انسان نہیں ہے بہرہ ور
دین و دنیا سے یقیناً بے خبر پائے گئے

کس قدر خوش بخت ہیں انجم غلام مصطفیٰ
دونوں عالم میں وہی اہل ظفر پائے گئے۔

عبدالرحمٰن انجم ۔ ساہیوال ۔

لسانی و تہذیبی جاہلیت کا المیہ اور اس سے سبق

مولانا ابو الحسن علی ندوی

صحابۂ کرام کی جامع تربیت

لیکن صحابہ کرام کا معاملہ اس سے بالکل الگ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کی مکمل اور جامع تربیت فرمائی تھی، جہاں ان کے اندر عمل کا وہ جذبہ پیدا کیا گیا تھا، جس کی مثالیں دنیا کی تاریخ میں نا پیدا ہیں، وہاں ان کے اندر ایک ایسا شعور پیدا کیا گیا تھا کہ وہ صحیح اور غلط ظلم و عدل، اور جاہلیت و اسلام میں ہر وقت امتیاز کر سکتے تھے، ان کا ذہن اتنا سلیم اور مستقیم بنا دیا گیا تھا، کہ کوئی ٹیڑھی چیز اس میں گھس نہیں سکتی تھی، جیسے کسی نلکی میں کوئی ٹیڑھی چیز ٹیڑھی ہو کر داخل نہیں ہو سکتی، اسی طرح ان کا ذہن سلیم کسی کج چیز کو قبول نہیں کرتا تھا۔

میں اس کی ایک بہت واضح اور طاقتور مثال پیش کرتا ہوں، آپ کو معلوم ہے کہ صحابہ کرام کا تعلق ذات نبوی سے کیا، اور کیسا تھا؟ مختصر یہ ہے کہ توحید کے دائرہ میں رہتے ہوئے کسی انسان کو کسی انسان سے جتنی عقیدت اور تعلق ہو سکتا ہے وہ صحابہ کرام کو آپؐ کی ذات مبارک سے تھا، اور جس کو فارسی کے کسی شاعر نے اس الہامی مصرعہ میں بیان کیا ہے کہ :-

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

وہ یہ بھی جانتے تھے کہ آپ کے مبارک لبوں، اور زبان سے جو چیز نکلتی ہے اس کا منبع اور سرچشمہ وحی اور ہدایت الٰہی ہے، اور آپ کوئی بات اپنے نفس کے تقاضہ سے نہیں فرماتے تھے ان کا ایمان تھا کہ :-

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى ۝

اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں، یہ (قرآن) تو حکم خدا ہے، جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے۔ (سورۃ النجم ۳-۴)

ان خصوصیات کو سامنے رکھ کر اب یہ سنئے کہ آپ نے ایک مرتبہ صحابہ کرام کی مجلس میں فرمایا: "اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُومًا" (اپنے بھائی کی مدد کرو ظالم ہونے کی حالت میں بھی اور مظلوم ہونے کی حالت میں بھی) اس عقیدت اور عشق کا تقاضہ جس کا اوپر ذکر ہوا، یہ تھا کہ وہ اس ارشاد کو بے چون وچرا مان لیتے، اور آنکھ بند کر کے اس پر عمل کرتے، ایسے واضح الفاظ میں فرما دینے، اور اہل زبان ہونے کے بعد ان کے کچھ دریافت کرنے، اور وضاحت چاہنے کا کوئی موقعہ نہ تھا لیکن جس انداز پر ان کی اس وقت تک تربیت ہوئی تھی ظلم کی جو مذمت وہ اس زبان مبارک سے ابھی تک سنتے آئے تھے، اور ظالم کا ساتھ نہ دینے کی ان کو جس طرح تلقین کی گئی تھی، ان کو اس میں اور آج کے ارشاد میں ایک کھلا ہوا تضاد محسوس ہوا، وہ خاموش نہ رہ سکے اور انہوں نے ادب سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ھٰذا نصرته مظلومًا فکیف اَنصره ظالمًا؟" (اے خدا کے پیغمبر مظلوم ہونے کی حالت میں تو مدد کی جائے ظالم ہونے کی حالت میں کیسے مدد کی جا سکتی ہے) آپ نے قطعًا اس پر اپنے کسی تکدر کا اظہار نہیں فرمایا، اور نہ ان پر سرزنش کی، بلکہ نہایت بشاشت کے ساتھ اپنے اس فرمان کی تفصیل، اور اپنے اس ارشاد کی تشریح فرمائی، فرمایا! ہاں ظالم کی بھی مدد کی جا سکتی ہے، اور کرنا چاہیے، مگر اس کا طریقہ کیا ہے؟ ظالم کی مدد یہ ہے کہ اس کا ہاتھ پکڑ لو، اس کو ظلم نہ کرنے دو۔ اب آنکھوں پر سے پردہ اٹھ گیا تھا، اور جو گرہ پڑ گئی تھی، کھل گئی تھی۔

کسی مخلوق کی ایسی اطاعت جائز نہیں جس میں خالق کی نا فرمانی ہوتی ہو

اس شعور کی ایک دوسری مثال سنئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی عبداللہ بن حذافہ کی سرکردگی میں مسلمانوں کا ایک دستہ بھیجا، جس کو سیرت و تاریخ کی اصطلاح میں (سریہ) کہتے ہیں، آپ نے ساتھ جانے والوں کو حکم دیا کہ اپنے امیر کی پوری اطاعت کرنا، ایک موقعہ پر امیر نے کسی بات کا حکم دیا، اس کی تعمیل میں ذرا تاخیر ہوئی انہوں نے اس پر غضبناک ہو کر لکڑیوں کے جمع کرنے کا حکم دیا، جب لکڑیاں جمع ہو گئیں تو انہوں نے اس کو آگ دکھائی اور ایک الاؤ روشن ہو گیا انہوں نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ اس میں کود پڑو، انہوں نے انکار کر دیا، انہوں نے کہا کہ کیا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری بات ماننے کا حکم نہیں دیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ بیشک دیا تھا، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں تھا ہم نے اسی آگ سے بچنے کے لیے اسلام کو قبول کیا، اور آپ کا دامن تھاما ہے، اب ہم اس میں کیسے پھاند پڑیں؟ بات ختم ہو گئی۔ یہ فوج جب مدینہ پہنچی تو امیر لشکر نے آپ کی عدالت میں یہ مقدمہ پیش کیا اور اپنے ساتھیوں کی شکایت کی، آپ نے ان کے عمل کی تصویب فرمائی اور فرمایا کہ اگر یہ اس آگ میں گھس جاتے تو پھر کبھی یہ نکل نہیں سکتے تھے آپ نے فرمایا کہ "انما الطاعة فی المعروف"، (اطاعت نیک کام ہی میں جائز ہے) آپ نے امت کو یہ زریں اصول دیا، جو اس کی ہر دور میں رہنمائی کرتا رہا ہے، اور جس نے بڑے نازک موقعوں پر جابر اور مستبد بادشاہوں کی اندھا دھند اطاعت اور گمراہ کن قائدوں اور رہنماؤں کی غیر مشروط پیروی اور رفاقت سے روکا ہے، وہ اصول یہ تھا کہ "لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق"، (کسی مخلوق کی ایسی اطاعت جائز نہیں، جس میں (خدا) کی نافرمانی ہوتی ہو، اور اس کا کوئی حکم ٹوٹتا ہو) تاریخ اسلام میں مسلمانوں نے بڑے بڑے نازک موقعوں پر اپنے دماغی

کو آزاں، اور اپنی قوت تمیز کو برقرار رکھا، اور وہ ہر فتنہ کی آگ کا ایندھن نہیں بن سکے، ان میں ایسے ایسے جری اور ذہین مصلح، اور عالم پیدا ہوئے، جنہوں نے وقت کے دھارے میں بہنے سے انکار کر دیا، اور اس اصول کے ماننے سے انکار کیا کہ

چلو تم اُدھر کو ہوا ہو جدھر کی

وہ واقعات جن کی تاریخ کربلا کے میدان سے شروع ہوتی ہے، اور کسی نہ کسی شکل میں اس وقت بھی اس کی جھلک نظر آ سکتی ہے، یہ سب اسی زریں اصول کا نتیجہ تھا کہ لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق ،،

زخم کا مرہم

عزیز نوجوانو! زخم بہت گہرا ہے لیکن کوئی زخم نہیں جس کا مرہم نہ ہو اور جو مندمل نہ ہو سکے، عقل اور عزم شرط ہے، کھوئی ہوئی دولت کی بازیافت اور بجھے ہوئے گلے اور کھوٹے ہوئے ریوڑ کو گھر لانے کی کوشش میں لگ جاؤ، زبانوں سے اگر زہر پھیلایا جا سکتا ہے تو تریاق بھی مہیا کیا جا سکتا ہے، بلکہ یہ کام پہلے کام سے زیادہ فطری اور آسان ہے کہ زبان کے لیے بھی فطرت کا منشاء اور خدا کا حکم یہی ہے کہ

تو برائے وصل کردن آمدی

نے برائے فصل کردن آمدی

کسی زبان کا اسلامی روح سے محروم رہنا اور جاہلی تصورات اور عقائد کا غلام ہونا بہت بڑا خطرہ ہے

یاد رکھو کسی زبان اور لٹریچر کا اسلامی روح، اسلامی تخیلات اور تعبیرات اسلامی حقائق، اور اصطلاحات سے ناآشنا ہونا اور دینی علوم کے خزانے سے محروم رہنا بہت بڑا خطرہ ہے، زبان کا دل و دماغ اور روح و ضمیر سے قریبی تعلق ہے جس زبان پر غیر اسلامی فکر، اور غیر اسلامی ادب کا تسلط ہو جس زبان پر غیر اسلامی چھاپ ہو، جس زبان کے بولنے والوں کے سوچنے کا طریقہ، اور اپنے مطالب کے ادا کرنے کا انداز دوسرا ہو، جس زبان کے استعارات و تشبیہات، محاورات و تلمیحات کسی مشرکانہ تہذیب یا فلسفہ سے ماخوذ ہوں، اور وہی شخصیتیں، وہی کردار، وہی ادیب اور شاعر، اسی کے مصلح اور داعی، اسی کے فلسفی اور مفکر اس کے لیے قابل تقلید اور آئیڈیل ہوں، اس کو اسلامی شخصیتوں سے اور جس فضا میں اسلام پھلا پھولا اس سے بیگانگی ہو، وہ قوم ہمیشہ ذہنی اور تہذیبی ارتداد کے خطرہ میں مبتلا رہے گی اور اس کی جاہلی عصبیت کو ہر وقت بیدار کیا جا سکے گا، نسل پرستی اور زبان پرستی کا ایک نعرہ اس کو مجنون اور از خود رفتہ بنا دینے کے لیے کافی ہے، حالیہ واقعات میں ہم نے اس کا نمونہ دیکھ لیا، اب آپ کا فرض ہے کہ آپ اس خطرہ کا سد باب کریں ان زبانوں میں مہارت پیدا کریں، ان کی زبان و ادب کو نہ صرف اسلامیات سے مالا مال کر دیں، بلکہ ان کی روح اور ضمیر کو مسلمان بنائیں اور ان کا مزاج اسلامی بنانے کی کوشش کریں، ان شخصیتوں کا رعب اور ان کا ذہنی تفوق دور کرنے کی کوشش کریں جو ان کو اسلام سے دور اور مشرکانہ تخیلات سے قریب کرتی ہیں، ان میں اسلام اور جاہلیت کے درمیان امتیاز کرنے اول الذکر سے محبت، اور آخر الذکر سے نفرت کرنے کی ایسی صلاحیت پیدا کر دیں کہ آئندہ کوئی جاہلی نعرہ، اور زبان و نسل ملک و وطن کی دہائی ان کو اسلام اور مسلمانوں سے کاٹ نہ سکے۔

ایک نئے دور کا آغاز ہو گا۔

اگر توفیق الٰہی سے آپ نے یہ فرض انجام دیا تو ہماری سابقہ غلطی جس کے نتیجہ میں یہ ناشدنی واقعات پیش آئے، وہ ایک بڑی کامیابی کا پیش خیمہ بن جائے گی اور ملت اسلامیہ کے اس قیمتی خاندان کو جس میں ہزاروں کی تعداد میں علماء اور سیکڑوں کی تعداد میں اولیاء پیدا ہوئے اور جن کے اندر اب بھی اسلام سے محبت اور دین کے لیے حمیت پائی جاتی ہے، اور جن کے اسلاف نے ماضی قریب میں تیرھویں صدی کے مجاہد اعظم حضرت سید احمد شہید کے ساتھ وہ جانبازیاں، اور سرفروشیاں دکھائیں، جنہوں نے ڈاکٹر ہنٹر جیسے نقادوں کو بھی انگشت بدنداں بنا دیا، ایک جدید استحکام حاصل ہو گا، اور ایک نئے دور کا آغاز ہو گا۔ ولیومئذ یفرح المؤمنون۔ اور اس روز مومن خوش ہو جائیں گے۔

شیزان کے خلاف سرگودھا میں جلوس

سرگودھا انا محمد ختم نبوت (شبان ختم نبوت سرگودھا) کے زیر اہتمام ایک جلوس جمعۃ المبارک کو لکڑ منڈی سرگودھا سے نکلا۔ جلوس کی قیادت جناب صوفی جمال الدین اور عبد الرزاق دتیم کر رہے تھے۔ جلوس کے شرکاء سائیکلوں اور موٹر سائیکلوں پر سوار تھے۔ ان کے ہاتھوں میں جھنڈے تھے جن پر لکھا تھا "فداک یا ہادی" "لانبی بعدی" جلوس سرگودھا کی تاریخ کا طویل ترین جلوس تھا۔ جو چار گھنٹے تک شہر کا گشت کرتا رہا۔ جلوس لکڑ منڈی سے مسلم بازار یاقت مارکیٹ ہسٹی شاپ گرل چوک اور شہر کی مختلف گزرگاہوں سے ہوتا ہوا اقبال کالونی اور کوٹ فرید سے گذر کر اختتام ـــــ پذیر ہوا شہر کے مختلف چوراہوں میں مقررین نے مرزائیوں کے ساتھ بائیکاٹ پر زور دیا۔ خصوصاً شیزان کے بائیکاٹ کے بارے میں دکانداروں سے ملاقاتیں کیں۔ دکانداروں نے شیزان کے بائیکاٹ کے بارے میں شبان ختم نبوت کو یقین دلایا اور کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے بائیکاٹ کرنا ایک اہم فریضہ سمجھتے ہیں۔ آخر میں مقررین نے پاکستان کے تمام مسلمان نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے اپنے شہر میں جلوس نکال کر مسلمان دکانداروں سے شیزان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرائیں تو انشاء اللہ جلد از جلد شیزان کی مصنوعات ختم ہو جائیں گی۔

اعجاز القرآن

محمد اقبال ۔ حیدرآباد

جبکہ مکہ معظمہ میں اسلام اور داعیٔ اسلام کی مخالفت عالم شباب پر تھی اور عام طور پر لوگ آیات الٰہی کو رسولِ عربی ﷺ کا خود تراشیدہ کلام کہا کرتے تھے اس وقت عرب میں شعر و سخن اور علم و ادب کا بڑا چرچا تھا۔ اس وقت کا دستور تھا کہ ممتاز اہل فن شعرا اپنے چیدہ اور منتخب اشعار در دیوار کعبہ پر آویزاں کر دیتے تھے۔ پھر فصیح کو تمام شعرا عرب کا استاد اور شیخ ان تمام اشعار کو ملاحظہ فرماتا اور ان اشعار میں سے جس کو پسند فرماتا اسے موزونیت اور مقبول عام کی سند مل جاتی۔ ایسے سات خوش نصیب شعرا کے منتخب اشعار عربی ادب کی ایک مشہور کتاب (سبعہ معلقہ) میں درج ہیں جن میں سب سے پہلے اور ممتاز مقام امرؤ القیس کندی کے قصیدے کو حاصل ہے

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اسی زمانے میں سورہ پاک "الکوثر" نازل ہوئی تو ایک صحابی رسول ﷺ نے اس کو بھی دیوار کعبہ "پر لٹکا دیا۔ حسب معمول صبح کو علم و ادب کی سب سے بڑی ہستی یعنی شعرا عرب کے استاد تمام اشعار، قصائد اور مقالہ جات کو ملاحظہ کرتے چلے جا رہے تھے کہ دفعتًا نگاہ "الکوثر" پر پڑی اور آنکھ کھلی کی کھلی رہ گئی۔ اہل عرب کا مسلم الثبوت ادیب اور شاعر حیران ششدر رہ گیا۔ کلام الٰہی کے جاہ و جلال نے اس کا دل ہلا دیا۔ وہ اندر ہی اندر غور کر رہا تھا کہ ملک عرب میں اتنا عظیم اور فلک رسا تخیلات کا کون سا ادیب پیدا ہو گیا جس کے کلام کے رموز و غوامض الفاظ کی ترکیب اور ردیف و قافیہ کی موزونیت تک خود ہماری فہم رسا کی رسائی سے بالاتر ہے۔ پھر آخر اس نے خود فیصلہ کیا کہ یہ انسانی کلام نہیں اور سورہ الکوثر کی ترکیب اوزان کا لحاظ کرتے ہوئے آخر میں لکھ دیا۔

ماھذا قول البشر ۔ یہ انسان کا کلام نہیں۔

سچ ہے حقیقت آپ منوا لیتی ہے مانی نہیں جاتی

نقطہ:۔ آپ خاتم النبیین تھے۔ یعنی آپ ﷺ کے بعد نبوت کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے منقطع ہو جاتا تھا اور قدرت کو یہ گوارا نہ تھا کہ سید المرسلین ﷺ کے فرزند فیضان نبوت سے محروم رہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے بیٹوں کو کم سنی میں ہی اپنے پاس بلا لیا۔ لیکن اس کے بدلے "الکوثر" عطا فرمایا۔

کوثر عربی زبان کا ایسا لفظ ہے جس کے معنی و مفہوم کی وسعت و گہرائی پر کسی زبان کا کوئی لفظ بھی حاوی نہیں ہو سکتا۔ الکوثر میں ان موضوعی، معروضی اور اخروی نعمتوں کی کثرت و بوقلمونی کا مفہوم پایا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا کی تھیں۔

سائیں محمد حیات کی یاد میں تعزیتی اجلاس

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عظیم رہنما سائیں محمد حیات پسروری کے انتقال پر ملال پر دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی میں ایک تعزیتی اجلاس ہوا۔ اس اجلاس میں مولانا منظور احمد الحسینی اور دیگر کارکنان نے سائیں صاحب کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی۔

سرمہ ہم پلہ ممیرا

آنکھوں کی جملہ امراض کا شافی علاج

سرمہ ہم پلہ ممیرا پچاس سال سے تیار ہو رہا ہے پیدائشی اندھے پن کے سوا جملہ امراض چشم مثلاً دھند، جالا، غبار، سرخی پانی بہنا اور ضعف بصارت کے لئے اکسیر ہے۔

ہزارہا اشخاص شفایاب ہو چکے ہیں

قیمت فی شیشی چار روپے علاوہ خرچہ ڈاک

تیار کردہ: انمول دواخانہ موری دروازہ قصور پاکستان

خرچہ ڈاک و پیکنگ ۱۲/-

سرمہ کی معلومات کے لئے جوابی لفافہ ارسال کریں۔

انتخاب

از مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی

حافظ سرفراز احمد نقشبندی مجددی۔ لاہور

حضرات محترم! امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ برصغیر میں امت مسلمہ کے روحانی پیشوا اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشائخ کرام میں بے تاج بادشاہ ہیں۔

آپ نے دین اکبری کے خلاف جہاد عظیم کیا اور مسلمانوں میں رواج پکڑنے والی ہندوانہ رسومات اور دین کامل میں بدعات کا قلع قمع کر دیا۔ بعض لوگوں کی طرف سے "بدعت حسنہ" کی فضیلت بیان کرنے پر حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مندرجہ ذیل ارشادات فیصلہ کن دستاویز کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ براہ کرم ان کا بغور مطالعہ فرمائیں اور حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے قول فیصل کو تسلیم کرکے آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بزرگان دین و اولیائے کرام رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ سچی محبت کا عملی ثبوت پیش کریں۔

میر محب اللہ (رحمۃ اللہ علیہ) کے نام

"جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع کرنا اور آپ کی سنت پر عمل کرنا۔ بدعات سے پرہیز کرنا۔ اگرچہ بدعات تجھے صبح کی روشنی کی مانند چمکدار کیوں نہ نظر آئیں۔ کیونکہ فی الحقیقت بدعت میں کوئی نور نہیں، کوئی روشنی نہیں، نہ بیمار کے لیے شفا ہے اور نہ بیماری کے لیے اس میں دوا ہے پس بدعت میں کوئی خیر نہیں اور نہ ہی کوئی حسن ہے۔ پس افسوس ہے ان لوگوں پر کہ انھوں نے کہاں سے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ بدعت حسنہ ایجاد کی جا سکتی ہے۔ کیا ان کو یہ علوم نہیں کہ تکمیل و اتمام (کامل و مکمل ہونے) کے بعد کسی چیز میں ایجاد کا دروازہ کھولنا اس کے حسن کو زائل کر دیتا ہے اور اگر وہ جان لیتے کہ دین کامل میں کسی بدعت کو حسنہ کہنا دین کے کامل نہ ہونے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت کے پورا نہ ہونے کو لازم کرتا ہے تو وہ اس بات کی قطعاً جرات نہ کرتے۔"

خواجہ عبد الرحمٰن مفتی کابلی کے نام

"میں اللہ تعالیٰ سے عاجزی کے ساتھ گڑ گڑا کر یہ درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ ضعیف کو ایسے لوگوں سے بچائے جو دین میں نئے ایجاد کردہ ہر عمل کو دین قرار دے دیتے ہیں جو عمل کہ سیدنا خیر البشر اور خلفائے راشدین علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے زمانوں میں نہیں تھا اور یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سید مختار اور ان کی آل ابرار علیہ وعلیہم الصلاۃ والسلام کے صدقے میں اس بات سے بچائے کہ ہم بدعت کو حسنہ کہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں، بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ۔ بدعت حسنہ ہر وہ اچھا عمل ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے زمانے کے بعد ایجاد ہوا لیکن وہ عمل سنت کو مٹانے والا نہ ہو اور بدعت سیئہ وہ ہے کہ جس کی ایجاد سے کوئی سنت امت کے عمل سے نکل جائے۔

اور یہ فقیر (حضرت مجدد الف ثانیؒ) بدعت کی کسی قسم میں حسن اور نورانیت کا ذرہ بھی نہیں پاتا اور بدعت میں سوائے اندھیرے اور کدورت کے اور کچھ محسوس نہیں کرتا۔ اور جس شخص کو آج اپنی بصیرت میں کمزوری کے باعث بدعت میں کوئی طراوت و چمک نظر آتی ہے وہ عنقریب اپنی نظر میں کمال حاصل کر لینے کے بعد جان لے گا کہ یقیناً سوائے ندامت اور خسارے کے اس کے لیے کچھ بھی نہیں۔ جناب سید البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو شخص ہمارے اس امر (دین) میں کوئی نیا طریقہ ایجاد کرے کہ جو کہ پہلے سے اس میں موجود نہ تھا تو وہ طریقہ مردود ہے پس جب وہ طریقہ مردود ہے تو اس میں حسن کہاں سے آ گیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اما بعد، بہترین کتاب، کتاب اللہ ہے اور بہترین طریقہ سنت نبوی ہے اور سب سے برا کام اس طریقہ میں نئی نئی ایجادات کرنا ہے اور دین میں ہر نئی ایجاد بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور سمع و طاعت کی وصیت کرتا ہوں اور اگرچہ تمہارا حکمران کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو کیونکہ تم میں سے جو میرے بعد زندہ

رہا وہ بہت سارے اختلاف دیکھے گا۔

پس تم میری اور میرے خلفائے راشدین مہدیین کی سنت لازم پکڑنا اور اس کے ساتھ چمٹ کر سنت کو اپنے داڑھوں سے مضبوطی سے پکڑ لینا اور خبردار (دین میں) نئی نئی ایجادات سے بچنا کیونکہ (دین میں) ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ پس جب ہر بدعت گمراہی ہے تو بدعت میں حسن کے کیا معنی ہوئے اور ایسے ہی احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر بدعت سنت کو زائل کر دیتی ہے اور یہ بدعت کا سنت کو مٹانا بعض بدعتوں کے ساتھ خاص نہیں۔

پس ہر بدعت، بدعت سیئہ ہے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا، جب کوئی قوم کوئی بدعت ایجاد کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان سے کسی سنت کو اٹھا لیتے ہیں پس سنت پر عمل کرنا بدعت کے ایجاد کرنے سے بہت بہتر ہے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی قوم اپنے دین میں کسی بدعت کو ایجاد کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ سنتوں میں سے کسی سنت سے اس قوم کو محروم کر دیتے ہیں اور پھر وہ سنت قیامت تک لوٹ کر ان میں واپس نہیں آتی۔ مناسب یہ ہے کہ لوگ جان لیں کہ وہ چند بدعات جن کو مشائخ نے حسنہ قرار دیا ہے درحقیقت اگر غور کیا جائے تو وہ بدعات بھی سنت کو مٹانے والی ہیں جیسے کفن میں پگڑی کہ یہ کفن کے کپڑوں کے مسنون عدد پر اضافہ ہے وعلیٰ ہذا القیاس تمام بدعات و محدثات کا یہی حال ہے کیونکہ وہ سنتوں پر اضافہ شمار ہوں گے۔ مختصر یہ کہ تم سنت رسول اور اقتدائے صحابہؓ پر اکتفا کرو کیونکہ وہ ستارے ہیں جن کی اقتدا کرو گے ہدایت پاؤ گے۔"

ان الدین عند اللہ الاسلام (القرآن)

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

نافرمان اولاد

ایم۔ ایس فاروقی۔ نارتھ کراچی

س: میری بیٹی جس کو طلاق کے وقت اس کی والدہ نے کسی بھی صورت اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ اب وہ شوہر اور بچوں والی ہے ہم سے ملتی ہے مگر مجھ سے کوئی غرض نہیں رکھتی۔ مطلب یہ ہے کہ کئی باتوں میں بیٹی اور داماد نے دھچکی کو نفرت دی ہے آگے بھی ایسی توقعات نہیں ہیں ایسی صورت میں بیٹی ورثہ کی حقدار ہے کہ نہیں اگر وہ والد کے ترکہ در دس میں حصہ مانگتی بھی ہے والے ورثے ملنے کا کام آ آتے اور یہ کہ اگر میری زندگی میں ہی ترکہ کی بات ہوتی ہے تو بعد مرنے صرف ترکہ وصول کرنا اور میرا یا دیگر اولاد کے محبت یا اچھا سلوک کیا کرے گی۔

ج: لڑکا، لڑکی اگر والدین کے نافرمان ہوں تو سخت گناہگار ہیں۔ مگر ان کو وراثت سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے آپ کی یہ لڑکی بھی دوسری اولاد کے ساتھ وارث ہوگی۔

طلاق کے مسائل

عبداللہ ، کراچی

س: کیا گواہ کے بغیر نکاح ہو سکتا ہے۔

ج: نہیں، بلکہ نکاح کے لیے دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔

س: طلاق کے لیے گواہی کی ضرورت ہے یا نہیں؟

ج: گواہ کے بغیر بھی طلاق ہو جاتی ہے۔

س: بیوی کی عدم موجودگی میں بغیر کسی گواہ کے طلاق ہو جاتی ہے۔

ج: ہو جاتی ہے۔

س: ایک لڑکے کی باپ شادی کر دے اور لڑکے کی عمر ۲۰، ۲۱ سال ہو، بعد میں لڑکا چپکے سے بغیر گواہ کے طلاق دے دے تو یہ طلاق ہو جائے گی۔

ج: طلاق ہو جائے گی۔

س: اپنے دل میں طلاق دے دینا نہ بیوی کو علم ہو نہ کوئی گواہ ہو تو طلاق ہو جائے گی۔

ج: اگر زبان سے طلاق دی تھی تو طلاق ہو گئی۔

س: نشہ کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق ہو جاتی ہے۔

ج: اس سے بھی طلاق ہو جاتی ہے۔

صدقہ جاریہ

راجہ محمد یسین ، ابوظہبی

س: میں آزاد کشمیر کا رہنے والا ہوں۔ میری پرورش اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے دادا دادی نے کی مگر افسوس کہ جب میری کچھ حیثیت ہوئی تو وہ ۱۹۷۰ء میں وفات پا گئے میں ان کے لیے کچھ کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے ایک اسکول میں ایک کمرہ بنایا، وہاں بھی ان کے نام صدقہ جاریہ...

دیا پھر سوچا کہ کچھ اور کروں۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا کہ میں ان کے نام پر صدقہ جاریہ ۱۰۰۰ روپے دوں گا۔ تاکہ ان کو اس ثواب ملتا رہے میں نے وہ رقم وہاں کے ہی بینک میں جمع کرادی۔ وہاں ہمارے گاؤں میں مدرسہ تعلیم القرآن کا کوئی بندوبست نہیں تھا۔ میں نے سوچا یہ رقم مدرسہ کے لیے وقف کردوں۔ میں نے وہ رقم لے کر مدرسہ تعلیم القرآن کا اکاؤنٹ کھولا۔ مگر ظاہر ہے کہ اس قلیل رقم سے درس کا کام نہیں ہوسکتا ہے۔ وہاں میں نے مزید آگے پیچھے دوڑ دھوپ کی۔ تقریباً ۱۰۰۰ روپے مزید اکٹھے ہوگئے۔ میں مزید رقم اکٹھی کررہا ہوں کوشش کررہا ہوں۔ میں نے کافی لوگوں سے بات کی کہ آپ عید کا فطرانہ جو بنے مجھے دے دیں، میں وہ رقم مدرسہ کے لیے استعمال کروں، اور اسی طرح زکوٰۃ کی رقم بھی۔ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ رقم درس کے لیے استعمال ہوسکتی ہے۔

ج: ماشاء اللہ! آپ کی تگ و دو بہت مبارک ہے مسجد اور مدرسہ کی تعمیر پر اور استادوں کی تنخواہ پر زکوٰۃ اور فطرہ کی رقم نہیں لگ سکتی۔ البتہ غریب طلبہ کو وظیفہ دیا جاسکتا ہے۔ اگر آپ بچوں کو ترغیب دیں کہ جو بچہ قرآن کریم حفظ کرے گا۔ اسے پچاس روپے ملا کریں گے اور پھر نادار بچوں کو زکوٰۃ اور فطرہ کی رقم میں سے وظیفہ دیا کریں اور استاد کی تنخواہ کے لیے عطیات جمع کریں تو یہ ان شاء اللہ آپ کے لیے بھی صدقہ جاریہ ہوگا۔

مسجد بھی اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ اس کی تعمیر بھی عطیات سے کرنی چاہیے۔ زکوٰۃ و فطرہ سے نہیں۔

اعلان تعطیل

اگلا شمارہ عیدالاضحیٰ کی تعطیلات کی وجہ سے شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

معلومات ختم نبوت سلسلہ نمبر ۱

(۱) قرآن مجید کی وہ کونسی مشہور سورت اور آیت ہے اور اس کا نمبر کیا ہے جس میں ختم نبوت کا ذکر ہے؟

(۲) حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کس جھوٹے مدعی نبوت کی سرکوبی کیلئے لشکر روانہ کیا؟

(۳) مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے۔ دجال کو قتل کریں گے۔ شریعت محمدیؐ پر عمل کریں گے اور کروائیں گے۔ فوت ہونگے۔ ان کی نماز جنازہ ہوگی۔ بتائیں حضرت عیسیٰ علیہ کہاں دفن ہونگے؟

(۴) قادیانیوں کو آئینی طور پر کب کافر قرار دیا گیا؟

(۵) چند جھوٹے مدعیان نبوت کے نام تحریر فرمائیے؟

(۶) مرزا قادیانی کب اور کہاں جہنم واصل ہوا؟

(۷) مرزا قادیانی کو بے شمار بیماریاں لاحق تھیں۔ کوئی سی پانچ بیماریوں کا نام بتائیں؟

(۸) مرزا قادیانی کے کوئی سے دو کفریہ عقائد تحریر فرمائیے؟

(۹) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا مرکزی دفتر کس شہر میں واقع ہے؟

(۱۰) شخصیت بتائیں؟ ۱۷ فروری ۱۹۸۳ء سیالکوٹ، مبلغ ختم نبوت، اغواء

ہدایات

(۱) ان سوالات کے جوابات ۳۰ اگست ۱۹۸۷ء تک مندرجہ پتہ پر ارسال کریں۔

(۲) تمام سوالات کے صحیح جوابات بھیجنے پر قیمتی کتابوں کا ایک سیٹ، اور تین ماہ کیلئے ہفت روزہ ختم نبوت کراچی انٹرنیشنل مفت جاری کیا جائے گا۔

(۳) ۹ سوالات کے صحیح جوابات بھیجنے پر قیمتی کتابوں کا ایک سیٹ اور دو ماہ کیلئے ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کراچی مفت جاری کیا جائے گا۔

(۴) اگر ایک سے زائد افراد کے تمام سوالات کے جوابات درست ہوئے تو فیصلہ قرعہ اندازی کی بنیاد پر کیا جائے گا

(۵) کامیاب امیدواروں اور صحیح جوابات بھجوانے والوں کے نام آئندہ کسی شمارہ میں شائع کئے جائیں گے۔

(۶) جوابات کے ساتھ کوپن ضرور بھیجئے۔ ورنہ جوابات کو قرعہ اندازی میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

پتہ: انچارج معلومات ختم نبوت دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نسیم منزل ریلوے روڈ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ فون ۲۹۱

معلومات ختم نبوت

نام ____________________

پتہ ____________________

انچارج معلومات ختم نبوت دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نسیم منزل ریلوے روڈ ننکانہ صاحب شیخوپورہ

مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کب کیا اور کتنے سال زندہ رہا؟ وہ اپنے قائم کردہ معیار کے مطابق مفتری ٹھہرا اور جہنم رسید ہوگیا

مولانا قاضی مہدی الزمان مہاندڑی بالاکوٹ مانسہرہ

مرزا غلام احمد قادیانی مدعیٔ نبوت و رسالت مسیحیت و مہدیت وغیرہ اپنے نبوت و رسالت کے دعویٰ میں سچا ہونے پر ایک دلیل پیش کرتا ہے کہ اگر کوئی مدعیٔ نبوت و رسالت اپنے دعویٔ نبوت و رسالت کے بعد برابر تیئیس ۲۳ برس تک جو زمانہ وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے زندہ ہے تو سچا ہے ورنہ جھوٹا۔ یہ ایسی بات ہے کہ جس پر مدعیٔ نبوت و رسالت کے علاوہ پوری امت ضالہ مرزائیہ لاہوریہ اور قادیانیہ کا اتفاق ہے چنانچہ مرزا صاحب (مدعیٔ نبوت و رسالت) اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں تحریر کرتا ہے کہ "اگر حافظ محمد یوسف صاحب اور ان کے ہم مشرب جن کے نام میں نے اس اشتہار میں لکھے ہیں اپنے اس دعویٰ میں صادق ہیں یعنی اگر یہ بات صحیح ہے کہ کوئی شخص نبی یا رسول اور مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرکے اور کھلے کھلے طور پر خدا کے نام کلمات لوگوں کو سنا کر پھر باوجود مفتری ہونے کے برابر تیئیس ۲۳ برس تک جو زمانہ وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے زندہ رہا ہے تو میں ایسی نظیر پیش کرنے والے کو بعد اس کے کہ مجھے میرے ثبوت کے موافق یا قرآن کے ثبوت کے موافق ثبوت دے دے پانچ سو روپیہ نقد دے دوں گا" (کتاب تحفہ گولڑویہ صـ۱۳ مطبوعہ یکم ستمبر ۱۹۰۲ء قادیان) اور مرزا خدا بخش قادیانی (رجو اپنے نام کے ساتھ بڑے فخر سے کہ ازکترین خادمان مسیح موعود لکھتا ہے) اپنی کتاب عسل مصفیٰ میں لکھتا ہے کہ "اس آیت کی رو سے اس امت محمدیہ میں ہمیشہ کے لیے ایک قانون ناطق قرار دیا گیا کہ اگر کوئی مامور من اللہ اور مرسل من اللہ ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ اس قدر مہلت نہیں پا سکتا، جس قدر مہلت خدا کے صادق و مصدوق حضرت محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ صلوات اللہ وسلامہ نے پائی تھی کیونکہ ان کو آیت مذکورہ بالا میں کہہ دیا گیا ہے کہ اگر تو بھی میری ذات پر افترا کرے تو تجھے بھی مہلت نہیں دی جاوے گی بلکہ ہلاک کیا جاوے گا۔ اور ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کامل ۲۳ برس تک نبوت کی خدمات کو سرانجام فرما کر رفیق الاعلیٰ کو جا ملے تو بعد زمانہ نبوی علیہ السلام کوئی مفتری علی اللہ اس قدر عمر نہیں پا سکتا۔" (کتاب عسل مصفیٰ نویں فصل صـ۵۵ مطبوعہ ۱۹۰۱ء لاہور) اور ممتاز احمد لاہوری لکھتا ہے کہ چونکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت کے بعد زندگی کے ۲۳ سال پورے ہوئے تھے اس لیے حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتاب اربعین کے صـ۳ پر لکھا ہے "ہزارہا نامی علماء اور اولیاء ہمیشہ اس دلیل کو کفار کے سامنے پیش کرتے رہے اور کسی عیسائی یا یہودی کو طاقت نہ ہوئی کہ کسی ایسے شخص کا نشان دے جس نے افتراء کے طور پر مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرکے زندگی کے تیئیس برس پورے کئے ہوں" (فتح حق صـ۳۸) پس مرزا صاحب اور پوری امت مرزائیہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو بھی شخص نبوت کا دعویٰ کرنے کے بعد ۲۳ برس تک زندہ رہے یا زندہ رہا ہو وہ خدا کا سچا نبی ہے اور جو روز دعویٰ سے ۲۳ برس تک زندہ نہ رہا ہو وہ کذاب اور مفتری علی اللہ ہے چونکہ معیار صداقت ۲۳ برس تک روز دعویٰ کے بعد زندہ رہنا ہے لہٰذا جو اور جیسی زندگی گزارنے والا بھی زندگی کے ۲۳ برس روز دعویٰ کے بعد زندہ رہے وہ نبی ہے مرسل من اللہ ہے اور اس پر ناز کا عالم ہے کہ حافظ محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ہم مشرب دنیا کے تمام ان مسلمان علماء کرام کو جو عقیدہ ختم نبوت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں چیلنج دے رہے ہیں کہ دنیا کی تاریخ سے ایک ایسا نام نکال کر دے دو جس نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا ہو اور جھوٹا ہونے کے باوجود ۲۳ سال تک زندہ رہا ہو اور اگر ثبوت دے دو تو پانچ سو روپے نقد لے لو ہمیں معلوم نہیں کہ جناب حافظ صاحب مرحوم اور ان کے ہم مشرب علماء کرام نے اس دجال اکبر کے خادم خاص مرزا غلام احمد قادیانی کے اس سوال کا کیا جواب دیا مگر ہم ان علماء کرام کے خادم کی حیثیت سے مرزا صاحب کے ہر سوال کا جواب دینے کے لیے ہر وقت تیار ہیں اور خدا کے فضل و کرم سے ان تمام سوالات کے جوابات "الجواب الجواب" کے لیے مطلوبہ تمام ترکتابیں بھی ہمارے کتب خانے میں موجود ہیں لہٰذا ہم ایک سے زیادہ ایسے نام پیش کر سکتے ہیں جنہوں نے اپنے اپنے زمانے میں مرسل من اللہ اور مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا اور مرزا صاحب کے نزدیک بھی وہ جھوٹے تھے مگر دعویٰ کے بعد ۲۳ سال سے بھی زیادہ زندہ رہ کر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت کے منہ پر جوتا رسید کر کے عذاب الٰہی میں گرفتار ہو کر اسی جگہ پہنچے جہاں آج کل مرزا صاحب نور دین اور باقی امت مرزائیہ کے ساتھ سکونت پذیر ہیں۔ اس سے پہلے کہ ہم مسئلہ کے اس پہلو پر روشنی ڈالیں ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے پڑھنے والوں کو یہ بتا دیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی امت نے جو سوال مسلمانوں کے پھانسنے کے لیے اٹھایا تھا اس میں وہ خود پھنس گئے ہیں کیونکہ مرزا صاحب کی اپنی عمر دعویٰ نبوت و رسالت اور مسیحیت کے بعد ۲۳ سال نہیں بنتی۔

اب رہا یہ سوال کہ مرزائے قادیاں دعویٔ نبوت و رسالت اور مسیحیت کے بعد کتنے سال زندہ رہے اس کے لیے ہمیں پہلے یہ دیکھنا ہوگا کہ مرزا صاحب نے کس سن میں دعویٔ نبوت و رسالت اور مسیحیت و مہدیت کیا اور کب وہ مرزائیوں کو روتے ہوئے جہنم کے عذاب کا امیدوار چھوڑ کر جہنم کے لیے روانہ ہوئے۔ اس کے لیے ہمیں مرزا صاحب کی تاریخ اور ان کی کتابوں کی ورق گردانی ہوگی۔ مرزا صاحب ایک لمبے عرصے تک مدعیٔ نبوت و رسالت کو کافر کہتے رہے اور اس پر لعنتیں بھیجتے رہے چنانچہ مرزا صاحب کی ایک کتاب حمامة البشریٰ ہے جو

۱۸۹۴ء میں تصنیف ہو کر اشاعت پذیر ہوئی ہے (مجدد اعظم جلد اول صفحہ ۳۸۶ مطبوعہ ۱۹۳۹ء انجمن احمدیہ احمدیہ بلڈنگس لاہور) اس میں مرزا صاحب لکھتے ہیں دما کان لی ان ادعی النبوۃ واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین (حمامۃ البشریٰ صفحہ ۲۶۶ شائع کردہ انجمن احمدیہ لاہور) ترجمہ اور درمجھے یہ کب جائز ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں میں جا ملوں۔ معلوم ہوا کہ ۱۸۹۴ء تک مرزا صاحب کے نزدیک نبوت و رسالت کفر تھا حالانکہ یہ کتاب حمامۃ البشریٰ انہوں نے بزعم خویش ملہم حقیقی ہونے کی حیثیت سے لکھی ہے اور اس وقت تک وہ حضور علیہ السلام کو بغیر کسی استثناء کے خاتم الانبیاء مانتے تھے۔ چنانچہ لکھتے ہیں ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسرہ نبینا فی قولہ لا نبی بعدی ببیان واضح للطالبین (حمامۃ البشریٰ صفحہ ۲۰ تا ۴۶) پھر یہی مرزا صاحب اپنی ایک دوسری کتاب انجام آتھم میں جس کو وہ اور ان کے مرید الہامی مانتے ہیں جو ۱۸۹۶ء میں پہلی بار شائع ہوئی (مجدد اعظم جلد اول صفحہ ۴۱۳ شائع کردہ انجمن احمدیہ لاہور) اس میں لکھتے ہیں کہ کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرتؐ کے بعد رسول اور نبی ہوں (انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۲۷ شائع کردہ انجمن احمدیہ لاہور) پھر لکھتے ہیں کہ پس بلاشبہ وہ (مدعی نبوت) مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے اور اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں ایسے خبیث کی نسبت کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے (انجام آتھم صفحہ ۲۵ حاشیہ) اور پھر لکھتے ہیں کہ اور اصل حقیقت جس کی میں علی رؤس الاشہاد گواہی دیتا ہوں یہی ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد نبی نہیں آئے گا نہ کوئی پرانا نہ کوئی نیا (انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۲۵) پھر مرزا صاحب اپنی ایک اور تصنیف ایام الصلح حصہ اردو میں جو ۱۸۹۹ء میں زیور طبع سے آراستہ ہو کر عوام کے سامنے آئی (مجدد اعظم جلد اول صفحہ ۴۲۲) لکھتے ہیں کہ ایسا ہی آپ نے لا نبی بعدی کہہ کر کسی نئے یا دوبارہ آنے والے نبی کا قطعاً دروازہ بند کر دیا (ایام الصلح حصہ اردو صفحہ ۱۵۲) پس ثابت ہو گیا کہ ۱۸۹۹ء تک مرزا صاحب حضور پر نور سرور کائنات رحمت مجسم علیہ السلام کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والے کو اسلام سے خارج۔ کافر۔ بدبخت۔ مفتری۔ مسیلمہ کذاب کا بھائی۔ قرآن و حدیث کا منکر۔ خبیث اعظم اور مفتری سمجھتے تھے اور ایسے بدبخت اور روسیاہ کے کافر ہونے میں اب تک ان کو کوئی شک نہیں تھا اور وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ان کی یہ کتابیں اور ان کے یہ خیالات اور نظریات ان کے ذاتی نہیں ہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے پاک کلمات اور الہام ہیں جو کبھی تبدیل نہ ہوں گے (تذکرہ مجموعہ الہامات کشوف ورؤیا حضرت مسیح موعود صفحہ ۱۶۱) یعنی اگر کسی وقت مرزا صاحب بھی اپنا یہ عقیدہ چھوڑ کر جو کتاب و سنت اور اجماع امت کے روشن و نورانی دلائل پر مبنی ہیں۔ نبوت و رسالت کا دعویٰ کر بیٹھیں تو وہ بھی بدبخت کافر مرتد مفتری، کذاب، خبیث اور لعنتی ہوں گے کیونکہ کتاب و سنت اور اجماع امت کے علاوہ مرزا صاحب پر نازل ہونے والی کتاب قادیانی قرآن کا بھی یہی فیصلہ ہے جس کے متعلق مرزا صاحب پر وحی نازل ہوئی ہے کہ انا انزلناہ قریباً من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل وکان امر اللہ مفعولا (تذکرہ صفحہ ۷۶ تا ۸۰) یعنی ہم نے اس کو قادیان کے قریب نازل کیا ہے اور پھر مرزا صاحب اپنے اوپر نازل ہونے والے اس کلام کے جملہ خطاؤں سے منزہ ہونے پر غزل سرا ہیں۔

ہم چو قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیں است ایمانم (درثمین اردو فارسی صفحہ ۲۸۸)

پس مرزا صاحب پر نازل ہونے والے اس کلام یا اس قادیانی قرآن کے اندر جس کا ایک شوشہ بھی بقول مرزا صاحب نہ تبدیل ہوگا اور نہ تبدیل ہو سکتا ہے یہ حق کے ساتھ قادیان کے قریب نازل ہوا ہے اور تمام تر خطاؤں سے قرآن مجید کی طرح پاک ہے اس کلام کے اندر خداوند قدوس کا ارشاد ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح خاتم الانبیاء ہیں کہ آپ کے بعد تا قیام قیامت کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا اور جو آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ خبیث بدبخت، مفتری اسلام سے خارج کافر ہوگا۔ مگر افسوس صد افسوس کہ مرزا صاحب اپنے اس عقیدے پر بھی (جو کتاب و سنت کے مطابق سچا عقیدہ تھا) زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکے اور ۱۸۹۹ء کے بعد انہوں نے اچانک پلٹا کھایا اور نبوت و رسالت کا دعویٰ کر کے وہ خود ان تمام تر باتوں کے مستحق ہو گئے جن کا حقدار پہلے وہ خالص کافروں کو سمجھتے تھے اور جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ چنانچہ اشتہار ایک غلطی کا ازالہ لکھ کر اور اس میں نبوت و رسالت کا دعویٰ کر کے مرزا صاحب نے اپنے قلم سے یہ بات ثابت کر دی کہ بدبخت بدنصیب، مفتری۔ قرآن شریف کے منکر، خبیث اور اسلام سے خارج کافر مرزا صاحب خود ہی ہیں اور پکے مرزائی جو مرزا صاحب کو مسیح موعود اور ان کے کلام کو کلام الٰہی مانتے ہیں اب دعویٰ نبوت کے بعد اگر ان کو کافر نہیں سمجھتے تو وہ خود اپنے عقیدہ کے مطابق مسیح موعود اور ان پر نازل ہونے والے کلام الٰہی کے مکذب کافر ہیں لہٰذا اب مرزا صاحب کو کافر نہ کہنا خود مرزا صاحب اور ان پر اترنے والے کلام کی تکذیب ہے اب رہا یہ سوال کہ مرزا صاحب کے عقیدے میں تبدیلی کب آئی اور کب انہوں نے تمام مسلمانوں والے عقیدہ ختم نبوت کو چھوڑ کر کافروں والا عقیدہ اختیار کر کے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو عرض ہے کہ ماہ نومبر ۱۹۰۱ء میں اشتہار ایک غلطی کا ازالہ لکھ کر نبوت و رسالت کا دعویٰ کر کے مرزا صاحب اپنی تحریروں کے

مطابق بچے کا فرض کردارہ اسلام سے خارج ہو گئے اور زمین و آسمان کے ایک ایک ذرے اور ساری کائنات کی تمام تر لعنتیں اپنے اس گلے میں ڈال کر جس کو خدا تعالیٰ نے بنایا ہی ان لعنتوں کے لیے تھا۔ ۱۹۰۸ء میں ہمیشہ کے لیے خدا تعالیٰ کے قہروں اور غضبوں میں جا بسے چونکہ اشتہار ایک غلطی کا ازالہ جس میں مرزا صاحب نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا تھا ۵ نومبر ۱۹۰۱ء میں لکھ کر شائع کیا تھا (مجدد اعظم جلد دوم صفحہ ۸۰۰) چنانچہ مرزا صاحب کے صاحبزادہ اور امت مرزائیہ کے مصلح موعود اور خلیفۂ ثانی مرزا بشیر الدین محمود اسی ۵ نومبر ۱۹۰۱ء کو مرزا صاحب کے لیے دعویٰ نبوت و رسالت کا سال قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ۱۹۰۱ء میں آپ نے اپنے عقیدہ میں تبدیلی کی ہے اور ۱۹۰۰ء ایک درمیانی عرصہ ہے جو دونوں خیالات کے درمیان برزخ کے طور پر حد فاصل ہے پس یہ بات ثابت ہے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کے وہ حوالے جن میں آپ نے نبی ہونے کا انکار کیا ہے اب منسوخ ہیں اور ان سے حجت پکڑنی غلط ہے" (حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۲۱ بحوالہ مجدد اعظم جلد دوم صفحہ ۸۱۶) چونکہ ڈاکٹر بشارت احمد نے (مؤلف مجدد اعظم) ہر سہ جلد لاہوری مرزائی ہیں) جن کا قادیانیوں کے ساتھ اس معاملہ میں بہت ہی خفیف اور ہلکا سا اختلاف ہے اس لیے اپنی کتاب میں یہ حوالہ نقل کرنے کے بعد مرزا بشیر الدین محمود کو خوب رگڑا دیا ہے جس کے نتیجہ میں مدعی نبوت و رسالت کی کھال بھی خوب کھینچی گئی ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں "افسوس ہے کہ میاں صاحب نے حضرت مرزا صاحب کو نبی بنانے کی سعی میں یہ خیال نہ کیا کہ اگر مانا جائے کہ ۱۹۰۱ء سے قبل حضرت مرزا صاحب اپنی نبوت کا انکار کرتے رہے حالانکہ آپ نبی تھے تو کیا پھر وہ اپنی نبوت کے سب سے پہلے کافر خود ہی نہ ہوئے اور جب نبی کی نبوت

کا انکار کفر ہے اور سب سے پہلے نبی خود مکلف ہے کہ وہ اپنی نبوت پر ایمان لائے تو گویا نعوذ باللہ سب سے پہلے کافر خود حضرت مرزا صاحب نہ بنے بلکہ وہ نعوذ باللہ سب سے بڑھ کر کافر ہوئے کیونکہ دوسروں کو کہنے والا تو انسان ہوتا ہے مگر نبی کو کہنے والا خود خدا ہوتا ہے (حاشیہ مجدد اعظم جلد دوم صفحہ ۸۱۶) ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ہمارا تو پکا ایمان ہے کہ اس وقت ساری دنیا میں مرزا صاحب سے بڑا کافر کوئی نہیں ہے اور ہم آپ کو یہ بھی یقین دلاتے ہیں کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اشتہار ایک غلطی کا ازالہ کے علاوہ مرزا صاحب کی دوسری کتابوں سے بھی یہ بات ثابت ہے کہ وہ نبوت و رسالت کے مدعی تھے چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ "قادیان اسی لیے محفوظ رکھی گئی ہے کہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا" (دافع البلاء صفحہ ۱۰ مطبوعہ دسمبر ۱۹۲۲ء قادیان) پھر لکھتے ہیں کہ "قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لیے نشان ہے اب اگر خدا تعالیٰ کے اس رسول اور اس نشان سے کسی کو انکار ہو" (دافع البلاء صفحہ ۱۰) پھر آگے لکھتے ہیں "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا" (دافع البلاء صفحہ ۱۱) پھر لکھا ہے ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں (ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد دہم صفحہ ۱۲۷ ناشر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ) مرزا صاحب صاحب شریعت نبی ہونے کے بھی

مدعی ہیں چنانچہ لکھتے ہیں "یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی" (رسالہ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۷) یعنی میں صاحب شریعت نبی ہوں اور ایسا صاحب شریعت نبی کہ جس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اسلامیہ محمدیہ کے کسی قطعی حکم کو بھی موقوف کرنے کا حق حاصل ہے چنانچہ لکھتے ہیں اور "پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا" (حاشیہ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۵)

تو جناب ڈاکٹر صاحب فرمائیے اب مرزا صاحب سب سے بڑھ کر کافر ہوئے یا نہیں۔

یاد رہے کہ دافع البلاء ۲۳ اپریل ۱۹۰۲ء کو شائع ہوا (مجدد اعظم جلد دوم صفحہ ۸۱۶) اور اربعین نمبر ۳ و ۴ ۱۵ دسمبر ۱۹۰۰ء (مجدد اعظم جلد دوم صفحہ ۷۷۴) اور ملفوظات مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء کا ہے (ملفوظات حضرت مسیح موعود صفحہ ۱۲۷ جلد دہم) ان حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود نے درست تحریر کیا ہے

سنی واشنگ مشین
۵ سالہ گارنٹی کیساتھ
معیاری واشنگ مشینوں کا قابل اعتماد ادارہ
ٹی ٹرالی، الیکٹرک مدھانی اور لوہے کی گھریلو الماریاں
بھی دستیاب ہیں
بعد از فروخت سروس کے ساتھ
ملازم پیشہ حضرات کے ساتھ خصوصی رعایت
سنی انٹر پرائزز، کشمیر بازار، مانسہرہ

کر جو کفر مرزا صاحب کے سینے میں روز اول سے پوشیدہ تھا اور جس کو علماء دین متین نے دیکھ کر ابتداء ہی سے ان پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا ۱۹۰۱ء میں نبوت و رسالت کا دعویٰ کرنے کے بعد کھل کر لوگوں کے سامنے آگیا اور وہ لوگ ان اللہ والوں کی اس فراست ایمانی پر دنگ رہ گئے۔ پس ثابت ہو گیا کہ مرزا صاحب نے کافر بن کر نبوت و رسالت کا دعویٰ ۱۹۰۲ء یا ۱۹۰۱ء میں کیا ہے کیونکہ ان کے لڑکے بشیر الدین محمود نے اپنی کتاب القول الفصل صـ ۲۴ پر (بحوالہ مجدد اعظم جلد دوم صـ ۸۱۵) لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ ۱۹۰۲ء میں کیا ہے اور حقیقۃ النبوت صـ ۱۲۱ پر (بحوالہ مجدد اعظم جلد دوم صـ ۸۱۱) لکھا ہے کہ نبوت و رسالت کا دعویٰ ۱۹۰۱ء میں کیا ہے اور باتفاق ۱۹۰۸ء میں لاہور احمدیہ بلڈنگ کے ایک کمرے میں دو اور تین بجے کے درمیان ہیضے کی اس لعنتی موت سے مر گیا جس کو خود اس نے اپنے ایک خط میں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحبؒ کے لیے تجویز کیا تھا (قادیانی مذہب از برقی صـ ۱۳۳) ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتا ہے کہ ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو جو دورہ پڑا وہ بہت سخت تھا اور آخر وہی مرض الموت ثابت ہوا ۲۵ مئی کی شام کو آپ سارا دن پیغام صلح لکھنے کے بعد سیر کو تشریف لے گئے وہاں سے واپس ہوئے تو آپ کو اس بیماری (ہیضہ) کا دورہ پڑا اور باہضمہ پر اثر پڑتا نظر آیا ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کو اطلاع بھیجی انہوں نے مناسب دوا بنوا کر بھیجی مگر اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا اور رات کے گیارہ بجے کے قریب ایک دست آنے پر طبیعت بہت کمزور ہو گئی اس وقت ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اور مولوی نور الدین صاحب کو طلب فرمایا مقوی ادویہ دی گئیں اور اس خیال سے کہ دماغی محنت کی وجہ سے یہ مرض شروع ہوا ہے اس لیے نیند آنے سے آرام آجائے گا یہ لوگ واپس اپنے جائے قیام کو چلے گئے مگر رات کے دو اور تین بجے کے درمیان پھر ایک بڑا دست آگیا جس سے کہ نبض بالکل بند ہو گئی پھر ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اور مولانا نور الدین صاحب کو اور خواجہ کمال الدین صاحب کو طلب فرمایا ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بھی بلایا گیا وہ جب آئے تو حضرت اقدس نے انہیں پاس بلا کر فرمایا کہ مجھے سخت دورہ اسہال کا ہو گیا ہے آپ کوئی دوا تجویز کریں ۔۔۔۔ علاج شروع کیا گیا چونکہ حالت نازک ہو گئی تھی اس لیے سب لوگ پاس ہی ٹھہرے رہے اور علاج باقاعدہ ہوتا رہا لیکن نبض پھر واپس نہ آئی (مجدد اعظم جلد دوم صـ ۱۲۰۹) قارئین کرام بار بار بڑے غور اور تدبر سے مندرجہ بالا عبارت کو پڑھ کر فیصلہ کریں کہ کیا جس ہیضے کے موذی مرض کے ساتھ مرنے کا مباہلہ مرزا صاحب نے مولانا ثناء اللہ صاحبؒ امرتسری کے ساتھ ان الفاظ میں کیا تھا کہ جو جھوٹا ہو گا وہ سچے کی زندگی میں طاعون یا ہیضے سے مرے گا (قادیانی مذہب از برقی صـ ۱۳۳) اور مرزا صاحب نے اپنے قلم سے ہیضے کی موت کو خدا کا عذاب لکھا تھا (تریاق القلوب صـ ۱۲) اسی موذی مرض کا شکار ہو کر مرزا صاحب ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں مرے اور دجال اعظم کے گدھے ریل گاڑی پر لے جا کر قادیان میں سپرد خاک کر دیئے گئے (مجدد اعظم جلد دوم صـ ۱۲۰۹ تا صـ ۱۲۱۱) حالانکہ مرزا خدا بخش صاحب قادیانی احادیث رسولؐ سے ثابت کر کے لکھتے ہیں کہ نبی جس جگہ وفات پاتا ہے اسی جگہ دفن کیا جاتا ہے (عسل مصفیٰ صـ ۱۶۱) تو اس طرح مرزا صاحب نے ۱۹۰۲ء یا ۱۹۰۱ء کو نبوت کا دعویٰ کیا اور ۱۹۰۸ء میں مر گیا گویا دعویٰ نبوت کے بعد وہ سات یا چھ سال زندہ رہا۔

قصور میں شبان ختم نبوت کا قیام

قصور، قصور میں شبان ختم نبوت کا ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس میں قادیانیوں کی شر انگیزیوں خصوصاً کلمہ طیبہ اپنی دکانوں پر لگانے اور شبان ختم نبوت کو باقاعدہ تنظیمی شکل دینے پر اظہار خیال ہوا۔ چنانچہ شبان ختم نبوت قصور کا باقاعدہ قیام عمل میں لایا گیا اور متفقہ رائے سے درج ذیل عہدیدار چنے گئے۔ صدر جناب مجتبیٰ صاحب، نائب صدر جناب محمد لیاقت صاحب، جنرل سیکرٹری جناب محمد اسلام صاحب، خزانچی جناب محمد شفیق ندیم صاحب، سیکرٹری نشر و اشاعت علی محمد صابر۔

تجربہ کار نمائندے درکار ہیں
جو ہماری تیار کردہ ادویات کے
صوبہ سرحد، سندھ، بلوچستان اور پنجاب سے
آرڈر بک کر کے بھجوائیں، اُن کو معقول
کمیشن دیا جائے گا۔
جو صاحبان سٹاکسٹ بننا چاہیں
خط و کتابت کریں۔

اطباء کرام و معالجین حضرات
آیورویدک
کشتہ جات
جڑی بوٹیوں کے
نمکیات
اور صحیح اجزاء سے تیار کردہ
قرابادینی مرکبات
پیش کرنے والا ممتاز ادارہ

الحافظ دواخانہ منچن آباد ضلع بہاولنگر
ALHAFIZ
فہرست ادویہ مفت طلب فرمائیں

مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت

تصویر کے دو رُخ

مولانا محمد اسماعیل گکی (اٹک)

قادیانی نبی کا ایک رُخ

(۱) اس عاجز کو شرفِ مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف فرما کر اس صدی چہارم کا مجدد قرار دیا ہے۔ اور ہر ایک مجدد کا بلحاظِ حالت موجودہ زمانہ کے ایک خاص کام ہوتا ہے جس کے لیے وہ مامور کیا جاتا ہے۔ سو اس سنت اللہ کے موافق یہ عاجز صلیبی شوکت (عیسائیوں کی شوکت) کو توڑنے کے لیے مامور ہے یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے اس خدمت پر مقرر کیا گیا ہے۔" (انجام آتھم)

(۲) " اور اس زمانے کے مجدد کا نام مسیح موعود رکھنا اس مصلحت پر مبنی معلوم ہوتا ہے کہ اس مجدد کا عظیم الشان کام عیسائیت کا غلبہ توڑنا اور ان کے حملوں کو دفع کرنا ہے اور ان کے فلسفہ کو جو مخالف ہے دلائل قویہ کے ساتھ توڑنا اور ان پر اسلام کی حجت پوری کرنا ہے۔" (آئینہ کمالات)

(۳) " اگر تم ان (عیسائی) فتنوں کی نظر تلاش کرنے کی کوشش کرو یہاں تک کہ اس کوشش میں مر بھی جاؤ قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے ہرگز ثابت نہیں ہو گا کہ کبھی کسی زمانہ میں ان موجودہ (عیسائی) فتنوں سے بڑھ کر اور کوئی فتنے بھی آنے والے ہیں۔"
(آئینہ کمالات)

(۴) " پھر سوچو کہ فرضی دجال کی سلطنت باوجود عیسائی سلطنت کے کیونکر ممکن ہے۔" (آئینہ کمالات)

(۵) " عیسائی قوم اس زمانے میں (۱۸۹۲ء میں) چالیس کروڑ سے کچھ زائد ہے۔" (آئینہ کمالات)

(۶) " اور بقول پادری بیکر صاحب پانچ لاکھ تک صرف ہندوستان میں ہی کرسٹان شدہ لوگوں کی نوبت پہنچ گئی ہے اور اندازہ کیا گیا ہے کہ تقریباً بارہ سال میں ایک لاکھ آدمی عیسائی مذہب میں داخل ہو جاتا ہے۔" (ازالۂ اوہام)

(۷) کیا یہ سچ نہیں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ایک ملک ہند میں ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا (ازالہ اوہام)

(۸) " بالفعل صرف لندن میں سوّر کا گوشت بیچنے کے لیے ہزار دکان موجود ہیں اور بذریعہ معتبر خبروں کے ثابت ہوا ہے کہ صرف یہی ہزار دکان نہیں بلکہ پچیس ہزار خنزیر ہر روز لندن سے مضافات کے لوگوں کے لیے باہر بھیجا جاتا ہے۔" (ازالہ اوہام)

(۹) " لیکن میں جانتا ہوں کہ آج کل کے یورپ کی جھوٹی تہذیب جو ایمانی غیوری سے بہت دور پڑی ہوئی ہے ہمارے علماء کے دلوں کو کسی قدر دبا لیا ہے۔" (ازالہ اوہام)

(۱۰) " لیس ظاہر ہے کہ یہ کرسچین قوم اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں اور سحر کے اس کامل درجہ کا نمونہ ہے جو بجز اوّل درجہ کے دجال جو دجال معہود ہے اور کسی سے ظہور پذیر نہیں ہو سکتیں۔"
(ازالہ اوہام)

مرزا جی کے مذکورہ بالا دس حوالوں سے بات صاف طور سے ثابت ہو گئی کہ (۱) مرزا جی خدا تعالیٰ کی جانب سے صلیبی شوکت (عیسائی شوکت) کو توڑنے کا خاص کام دنیا میں لے کر آئے۔

(۲) مرزا جی کا عظیم الشان کام عیسائیت کا غلبہ توڑنا ہے

(۳) عیسائی قوم اس وقت چالیس کروڑ تھی۔

(۴) مگر تھوڑے عرصے میں ہندوستان کے اندر ہی پانچ لاکھ عیسائی ہو چکے ہیں اور ہر بارہ برس میں ایک لاکھ بڑھ جاتے ہیں۔

(۵) عیسائیوں کے فتنہ کے برابر اتنا بڑا فتنہ نہ کبھی ہوا اور نہ ہو سکتا ہے

(۶) آج کل کی انگریزی تہذیب اور فلسفہ نے سب کو خراب کر دیا ہے۔

(۷) لندن میں سور کے گوشت کی کثرت ہے۔

(۸) کرسچین قوم اور عیسائی سلطنت ہی دجال ہے۔

آیئے ذرا دیکھیں تو سہی کہ مرزا جی اپنے دعویٰ صلیب شکنی و سور کشی میں کہاں تک کامیاب ہو سکے ہیں اور ان کے آنے سے کرسچین کم ہوئے یا زیادہ؟ مرزا جی نے تو ایک لاکھ کرسچین ۱۸۹۳ء میں اور پانچ لاکھ ۱۸۹۲ء میں دکھلا کر لوگوں کو یہ دھوکہ دینا چاہا تھا کہ ایک ہی برس میں چار لاکھ کرسچین مرزا جی کے آنے کے سبب سے کم ہو گئے مگر اصل حال تو مردم شماری سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس وقت ہندوستان میں چھ کروڑ کرسچین اور دنیا میں ایک سو اسی کروڑ کرسچین ہیں۔ مسیح موعود کے فیض کا یہ اثر ہوا۔ ہائے افسوس سے

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا   نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

اور مسیحا نفسی کا یہ اثر کیوں نہ ہوتا جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر مردہ بنانے میں مرزا جی نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر ثابت کر دیا کہ عیسائیوں کے کفارہ کی تھوڑی سی اصلیت ہے کرسچینوں کی دن دگنی رات چوگنی ترقی کا ایک راز یہ بھی ہے کہ مرزا جی کا اہم کام عیسائی شوکت کو توڑنا نہیں تھا بلکہ صرف عیسائی سلطنت کی حمایت تھی۔ مرزا جی اسی اہم کام میں اپنی زندگی کا بیشتر حصہ لگا گئے چنانچہ مندرجہ ذیل رخ ملاحظہ فرمایئے

قادیانی نبی کا دوسرا رُخ

(۱) ہم پر اور ہماری ذریت پر یہ فرض ہو گیا کہ اس مبارک گورنمنٹ برطانیہ کے ہمیشہ شکر گزار رہیں۔" (ازالۂ اوہام)

(۲) میرے رگ و ریشہ میں شکر گزاری اس معزز گورنمنٹ کی سمائی ہوئی ہے۔" (شہادت القرآن)

(۳) " خدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر کرنا ایسا ہی فرض کیا ہے جیسا کہ اس کا (خدا کا) شکر کرنا۔" (شہادت القرآن)

(۴) گورنمنٹ انگلشیہ خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ یہ ایک عظیم الشان رحمت ہے۔" (شہادت القرآن)

(۵) جو کچھ ہم پوری آزادی سے اس گورنمنٹ کے ماتحت میں اشاعتِ حق کر سکتے ہیں یہ خدمت ہم مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں بیٹھ کر بھی ہرگز بجا نہیں لا سکتے۔" (ازالہ اوہام)
(لیکن وہاں آپ کو بیٹھنے کون دے گا (مولف)

(۶) " میں (مرزا) ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو تقریباً

ساٹھ برس کی عمر پہنچا ہوں اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں تاکہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں۔" (تبلیغ رسالت جلد ہفتم)

بے شک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کون سا اہم کام تھا جسے مرزا جی کر آئے سوائے گورنمنٹ انگلشیہ کی خیر خواہی کے (مؤلف)

(۷) "اور میں نے صرف اسی قدر کام کیا کہ برٹش انڈیا کے مسلمانوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی اطاعت کی طرف جھکایا بلکہ بہت سی کتابیں عربی، فارسی اور اردو میں تالیف کرکے ممالک اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطلع کیا کہ ہم کیونکر امن و امان اور آرام اور آزادی سے گورنمنٹ انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں زندگی بسر کر رہے ہیں (لیکن تم بھی اس سایہ عاطفت میں آ جاؤ (مؤلف)۔ اور ایسی کتابوں کو چھاپنے اور شائع کرنے میں ہزار ہا روپیہ خرچ کیا گیا۔" (تبلیغ رسالت جلد ہفتم)

(مرزا جی آپ کی امت ہم کو خواہ مخواہ دھوکہ دیتی ہے کہ ہم دور دراز کے ملکوں اسلام کی تبلیغ کو جاتے ہیں (مؤلف)

(۸) "میری عمر کا اکثر و بیشتر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اگر وہ کتابیں اور رسائل اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔" (تریاق القلوب) (آپ نے عیسائی حکومت اور آپ کے دجال معہود کی حمایت میں پچاس الماریاں بھر دیں تو پھر اسلام کی حمایت آپ سے کیا خاک ہو سکتی ہے۔ غالباً یہ عیسائی شوکت کے مٹانے کے لیے (مؤلف)

(۹) "پھر میں (مرزا) پوچھتا ہوں کہ جو کچھ میں نے سرکار انگریزی کی امداد و حفظ امن اور جہادی خیالات کو روکنے کے لیے برابر سترہ سال تک پورے جوش سے پوری استقامت سے کام لیا۔ کیا اس کام کی اور اس خدمت نمایاں کی اور اس مدت دراز کی دوسرے مسلمانوں میں جو میرے مخالف ہیں

باقی صفحہ ۲۹ پر

بزمِ ختمِ نبوت

حُسن صوری و معنوی کا حسین مرقع

محمد طاہر الحسن، نیو کراچی

ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل جہاں صوری اعتبار سے دیدہ زیب سرورق، معیاری کتابت، خوبصورت اور رنگا رنگ علمی اور معلومات افزا مضامین کا مرقع ہے وہاں معنوی حُسن کے لحاظ سے قادیانیت کے موضوع پر ایک مکمل لٹریچر کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک عرصہ تک ہمارا جدید تعلیم یافتہ طبقہ اس غلط فہمی کا شکار رہا کہ قادیانیت اور عام مسلمانوں میں علمی اختلاف ہے۔ جیسا اختلاف فقہائے امت کا مسائل فرعیہ میں رہا ہے۔ مگر ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل نے اس غلط فہمی کا جلد ازالہ کر دیا۔ ختم نبوت وہ واحد جریدہ ہے جس کے ذریعے ہمیں قادیانیت اور اس کے مذموم عزائم کی تازہ ترین صورتحال سے آگاہی ملتی ہے۔

جریدہ ختم نبوت ہی کے ذریعے ہمارے علم میں یہ بات آئی کہ شیزان قادیانیوں کی مصنوعات ہے۔ اس آگاہی کے بعد کسی بھی صاحب ایمان کی غیرت ایمانی یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والوں کی مصنوعات کی خرید و فروخت اور اس کے استعمال کی جسارت کر سکے۔ سنت صدیق اکبرؓ پر عمل کرتے ہوئے مجلس تحفظ ختم نبوت جھوٹے نبی اور اس کی ذریت سے جہاد بالقلم میں مصروف ہے۔

حق تعالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام اراکین کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت بخشیں آمین۔

چھپائی کی طرف توجہ دیں

سید محمد عبداللہ ہمدانی بہاولپور

بحمداللہ میں رسالہ ختم نبوت کا باقاعدہ خریدار ہوں۔ ہر اس کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ اس کے مطالعہ سے آنکھوں کو نور اور دل کو ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے چوروں اور ڈاکوؤں کا مسلسل تعاقب کرکے پورے عالم کے سامنے ان کے نہایت گندے اور متعفن عزائم کو بے نقاب کر رہا ہے اس کی تعریف یہی کیا کم ہے کہ اس کا نام ختم نبوت ہے جو اسم با مسمیٰ ہے۔ اس کے ساتھ ہی تھوڑی گذارش ہے۔ امید ہے کہ ضرور توجہ فرمائیں گے۔

دنیا و آخرت کی سعادت

محمد اسعد محمود عباسی، اسلام آباد

عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ دین و ایمان کا بنیادی تقاضہ ہے۔ اس سے انسان کو دنیا و آخرت کی راحت نصیب ہوگی۔

واہگہ بارڈر پر مرزائی فیکٹری کی تشہیر

خضر خان، لوہاری گیٹ لاہور

خداوند قدوس سے ہاتھ اٹھا اٹھا کر آپ حضرات کی صحت و سلامتی کے لیے دعاگو ہوں، خدا تعالیٰ آپ کو

اس کار عظیم کا اجر عطا فرمائے (آمین)۔ یوں تو میں آپ کے ہفت روزہ ختم نبوت کا پرانا قاری ہوں لیکن آپ کی اس پاکیزہ محفل میں پہلی مرتبہ شمولیت کا شرف حاصل کر رہا ہوں خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔ میں آپ کی توجہ نہایت ہی اہم مسئلہ کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ گذشتہ دنوں مجھے اپنے چند دوستوں کے ہمراہ واہگہ بارڈر جانے کا اتفاق ہوا وہاں میں نے "نام نہاد" اسلامی حکومت کی بے حسی کی انتہا دیکھ کر میرا خون کھول اٹھا۔ امر واقع یہ ہے کہ واہگہ بارڈر پر گستاخ رسول مشروب ساز "فیکٹری شیزان" والا نے نالشی دروازہ لگایا ہوا ہے۔ اس پر دائیں طرف اللہ اور بائیں طرف محمد لکھا ہوا ہے۔ جبکہ عین ان بابرکت ناموں کے نیچے "شیزان" لکھا ہے۔ اور ستم ظریفی یہ ہے کہ اگر ہندوستان کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں اور اپنی بائیں طرف نگاہ دوڑائیں تو ایک بورڈ کے اوپر کلمہ طیبہ جلی حروف میں لکھا ہوا ہے۔ اور کلمہ طیبہ کے بالکل نیچے "شیزان" کا ناپاک نام لکھا ہے میں اس خط کے ذریعے ایک تو آپ کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں اور دوسرا یہ کہ حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ واہگہ بارڈر سے یہ نالشی دروازہ ہٹوایا جائے تاکہ نقص امن کا اندیشہ پیدا نہ ہو۔

لاچی فوجی فاؤنڈیشن اور قادیانی

کرامت حسین، لاچی ضلع کوہاٹ

میں کافی عرصہ سے ہفت روزہ ختم نبوت کا قاری ہوں۔ میری لاچی میں دکان ہے۔ میں نے اپنے بازار میں شیزان کے خلاف حسب توفیق جہاد کیا ہے اور ان شاء اللہ تہیہ کر رکھا ہے کہ میں اپنے علاقے میں جید علماء سے مل کر پورے علاقے میں شیزان کا خاتمہ کر دوں گا اور اہم بات یہ ہے کہ یہاں لاچی میں فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال ہے۔ اس کا انچارج کٹر قسم کا قادیانی ہے اور اس نے لاچی کے مسلمانوں کو بہت پریشان کر رکھا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ علاقے کے مسلمانوں کو اس موذی سے نجات دلائی جائے۔

خدا کامیاب کرے آمین

عدیل پاشا، رحیم یار خان

آپ کا رسالہ ختم نبوت دیکھا، بہت خوشی ہوئی۔ مرزائیوں کے خلاف تحریری جہاد کر رہا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے کامیابی سے ہمکنار کرے۔ آمین۔

اس معیار کو برقرار رکھا جائے

اے حمید، سکھر

ہفت روزہ ختم نبوت تقریباً تین چار ماہ سے زیر مطالعہ ہے۔ لیکن اس پرچے میں کوئی دلچسپی پیدا کرنے والی کوئی بات نہ تھی۔ لیکن اس مرتبہ جلد ۶ کا شمارہ ۲ پڑھا۔ نہایت جامع، متاثر کن اور اپنے اندر نئے عنوانات و مضامین لیے ہوئے تھا۔ چونکہ یہ رسالہ انٹرنیشنل معیار کا ہے اس لیے اس میں مضامین انٹرنیشنل معیار کے ہونے چاہییں۔ شمارہ نمبر ۲ میں "امیر المومنین کے گھر کا ایک منظر" ۲۔ سیدنا علی المرتضیٰ رض ۳۔ کمالات محمدی ۴۔ حضرت عمر رض کی انصاف پسندی ۵۔ ہمارا جوابی چیلنج ۶۔ ظہور مہدی ۷۔ نونہالان ختم نبوت، قابل ذکر اور عمدہ تھے۔ امید ہے اس نئے معیار کو برقرار رکھا جائے گا۔ رسالے کا ٹائٹل بہت عمدہ ہے۔ میں ریلوے ہائی سکول میں استاد کے فرائض انجام دے رہا ہوں۔ ہمارے ہاں ایک ٹیچر قادیانی ہے۔ اس نے اپنے بچوں کے داخلہ فارم کے کوائف میں ذات کے کالم میں "عرب قریش" لکھا تھا۔ کیا یہ درست ہے۔ اور کیا عرب میں بھی کوئی قادیانی بستا ہے اور رہتا ہے جس سے یہ نسل چلی؟ (عرب قریش لکھنا غلط اور دھوکہ دینا ہے۔ ادارہ)

خراج تحسین

محمد احمد، اوچ ضلع دیر

آپ کا رسالہ ختم نبوت باقاعدگی سے پڑھتا ہوں۔ اور آپ لوگوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ کہ آپ کا رسالہ خوبصورت اور معلوماتی ہوتا جا رہا ہے۔ نیز میری طرف سے لندن میں ختم نبوت سنٹر خریدنے پر مبارکباد قبول کریں میری ایک تجویز ہے کہ شیزان کی مصنوعات کی خریداری کے خلاف آپ کے رسالہ ختم نبوت میں تو اشتہارات اور مضامین آتے ہیں۔ لیکن اگر اس کے ساتھ ساتھ ایک الگ اسٹیکر چھاپا جائے۔ جو کہ ہر دکان پر چسپاں کیا جا سکے اور نیز ختم نبوت کے ہر قاری کو روانہ کیا جائے تاکہ لوگ اس سے ہوشیار ہو جائیں۔

کیا قادیانی فیکٹری مسلمانوں نے خرید لی

میاں عبدالرحمٰن، لاہور

شیزان جو کہ قادیانیوں کا مشروب ہے۔ رسالہ ختم نبوت میں اس کے بارے میں سیر حاصل گفتگو رہی۔ اب ایک بات سامنے آئی وہ یہ کہ اب یہ فیکٹری فروخت ہو چکی ہے۔ اور اب مالک مسلمان ہیں۔ براہ کرم تحقیق کر کے جواب دیں تاکہ صورتحال واضح ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم و عمر میں برکت عطا فرمائے۔ (یہ فیکٹری قادیانیوں ہی کی ہے یہ صرف قادیانیوں کا پروپیگنڈہ ہے۔ ادارہ)

لندن دفتر کی خریداری پر مبارکباد!

زاہد، زاہد میڈیکوز، لاہور

ختم نبوت کے سلسلہ میں علماء حق کی قربانیاں کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ علماء کرام نے ہر نازک موڑ پر دشمنان اسلام کو منہ توڑ جواب دیا ہے۔ خصوصاً ختم نبوت کے سلسلہ میں۔ ختم نبوت کا رسالہ ایک مکمل جریدہ ہے جس میں عقیدہ ختم نبوت کے علاوہ روزمرہ کے مسائل اخلاق حسنہ، بزرگوں کے حالات زندگی اور صدقات کے موضوع پر مستقل مضامین ہیں۔ نعت بھی شائع ہوتی ہے۔ گذارش ہے کہ ہر ہفتے نعت شائع کیا کریں۔ لندن میں عظیم الشان دفتر خریدنے پر ہماری طرف سے مبارکباد!

نونہالانِ ختم نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

خیال رکھنا

عثمان غنی شجاع آباد بہاولپور

ایک دفعہ سلیمان علیہ السلام اپنے لشکر کے ہمراہ گھوڑے پر سوار کہیں جا رہے تھے راستے میں چیونٹیوں کا ایک بل تھا۔ جب انہوں نے حضرت سلیمان کی سواری دیکھی تو گھبرا کر کہنے لگیں جلدی سے بل میں گھس جاؤ حضرت سلیمان کا لشکر آ رہا ہے کہیں ایسا نہ ہو ہم سب کے پاؤں تلے روندی جائیں حضرت سلیمان پرندوں اور کیڑوں کی زبان سمجھ لیتے تھے انہوں نے چیونٹیوں کی بات سنی تو فوراً گھوڑے کی باگ موڑی اور اپنے لشکر کو بھی دوسری طرف سے ہو کر نکلنے کا حکم دیا بچو۔ طاقت وروں کو ہمیشہ کمزوروں کا خیال رکھنا چاہیے تاکہ وہ بھی اس وسیع دنیا میں آسانی سے رہ سکیں۔

دنیا و آخرت کی سعادت

محمد اسعد محمود جاسی اسلام آباد

عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ دین و ایمان کا بنیادی تقاضا ہے اس سے انسان کو دنیا و آخرت کی راحت نصیب ہو گی۔

نذرانہ عقیدت بحضور ہادی اعظم اور رہبر کامل

ریاض حسین شاہد

۱۔ ہادی اعظم اور رہبر کامل کی ہمہ گیر و دلکش اور ایمان پرور شخصیت اور ان کی حیات بخش اور انقلاب خیز تعلیمات کے بارے میں نہ صرف اپنوں نے بلکہ غیروں نے بھی زبردست خراج عقیدت پیش کیا ہے ہر ایک صاحب بصیرت نے اپنے اپنے ظرف کے مطابق اس چشمہ ہدایت اور منبع علم و عرفان سے فیض حاصل کر کے اپنی اور دوسروں کی زندگی میں نکھار پیدا کیا ہے ہر ایک نے اپنے مخصوص زاویہ نگاہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ان کی تعلیمات سے متعلق اظہار خیال کیا ہے ذیل میں چند ارباب علم و فکر کے تاثرات مختصراً بیان کئے جاتے ہیں۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو خدا تعالیٰ سبحانہٗ نہ مخلوقات کو پیدا کرتا اور نہ ہی اپنی ربوبیت کو ظاہر کرتا آپ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ آدمؑ ہنوز پانی اور مٹی کے درمیان تھے پس اس روشن شریعت کے حامل (رسول اکرمؐ) کے منکرین اور اس تابناک ملت کے بانی (رسول اکرمؐ) کے مخالفین مخلوقات میں بدترین لوگ ہیں۔"

(معارف لدنیہ، صفحہ ۱۱)

مولانا ابوالکلام آزاد

۳۔ قرآن حکیم کے نزدیک جو چیز خلافت ہے وہ خلافت فی الارض ہے یعنی زمین کی حکومت و تسلط پس اسلام کا خلیفہ ہو نہیں سکتا۔ جب تک بموجب اس آیت کے زمین پر کامل حکومت و اختیار اسے حاصل نہ ہو وہ مسیحیت کے پوپ کی طرح مسیحیت محض ایک آسمانی و روحانی اقتدار نہیں ہے جس کے لئے دلوں کا اعتقاد اور پیشانیوں کا سجدہ کافی ہو وہ کامل معنوں میں سلطنت و فرمانروائی ہے اسلام کے قانون میں دینی و روحانی اقتدار کو قرآن نے مشرک قرار دیا ہے اور اس کا مٹانا اس کے ظہور کا پہلا کام تھا...... آٹھ نو سال بعد جب داعی اسلام دنیا سے تشریف لے گئے تو تمام جزیرۃ العرب مسلمانوں کے قبضہ اقتدار میں آ چکا تھا اور رومیوں کے مقابلہ کے لئے اسلامی فوجیں مدینہ سے نکل رہی تھیں اس سلسلہ خلافت کا پہلا خلیفۃ اللہ خود حضرت داعی اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کا وجود مقدس تھا اور اپنے اپنے بعد کے جانشینوں کو خود لفظ خلفاء سے تعبیر فرما کر واضح کر دیا تھا کہ وہ آپؐ کے نائب اور قائم مقام ہوں گے.......

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ جب جانشین ہوئے تو خلیفۂ رسول تھے۔

(خلافت صفحہ ۸۰)

اسلامی معلومات

تحریر ریحانہ خلیل کروڑ لعل عیسن

- غزوۂ بدر میں چودہ صحابہ نے جام شہادت نوش کیا۔
- حضرت حمزہؓ کے قاتل کا نام وحشی تھا۔
- مسجد نبوی کی تعمیر ۱ھ ہجری میں شروع ہوئی۔
- مسجد نبوی کی چھت۔ پہلی بار کھجور کی لکڑی اور پتوں سے بنائی گئی۔
- حضور اکرمؐ جنوب کی سمت سے مدینہ میں داخل ہوئے۔
- زکوٰۃ ۲ھ ہجری میں فرض ہوئی۔
- رمضان کے روزے ۲ھ ہجری میں فرض ہوئے۔
- حج ۹ھ ہجری میں فرض ہوا۔

ذکر کی برکت

علی حیدر شجاع آبادی بہاولپور

حضرت ابراہیم ادہمؒ بہت بڑے بادشاہ تھے لیکن جب دنیا سے بیزار ہوئے تو انہوں نے بادشاہی چھوڑ دی اور جنگل میں جا کر اللہ اللہ کرنے لگے۔

کافی عرصہ بعد ایک دن ان کا وزیر اپنی فوج کے ساتھ وہاں سے گزرا۔ حضرت ادہمؒ سوئی دھاگے سے اپنی گدڑی سی رہے تھے وزیر ان کے اس حال پر افسوس کرنے لگا کہ

ہزاروں غلاموں کا مالک آج بے سروسامان ہے۔ حضرت ابراہیم ادھم نے اپنی سوئی دریا میں پھینک دی اور وزیر سے کہا اپنی فوج کو حکم دو کہ میری سوئی نکال لائے وزیر بھلا دریا سے سوئی کون نکال سکتا ہے حضرت نے فرمایا اے دریا کے جانورو میری سوئی باہر نکال دو فوراً ایک مچھلی وہی سوئی منہ میں پکڑے باہر آئی اور انکے حوالے کر دی۔

دیکھا بچو! جو لوگ اللہ کا حکم مانتے ہیں اللہ کی مخلوق ان کا حکم مانتی ہے۔

بکھرے موتی

افضال اللہ عادل رشکی مردان

○ قیامت کے دن بدترین حالت اس شخص کی ہوگی جس نے دوسروں کی دنیا کی خاطر اپنی آخرت تباہ کر ڈالی ہو (بقول نبی اکرمؐ)

○ اگر دشمن پر قابو پالو تو شکریے کے طور پر اسکو معاف کرو۔ (بقول حضرت علیؓ)

○ علم بغیر عمل کے ایسا ہے جیسا جسم کے بغیر روح جب تک علم عمل سے متفق نہ ہوگا کافی اور مخلصانہ نہ ہوگا۔ (امام ابوحنیفہؒ)

○ جھوٹ سب سے پہلے اپنے آپکو نقصان پہنچاتا ہے۔ (حسن بصریؒ)

○ ہر شخص سچا دوست تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن خود سچا نہیں بنتا۔ (حضرت لقمان حکیمؒ)

لطیفے

مرسلہ: رانا رضوان احمد کرور لعل عیسن

۱۔ بیوی خاوند سے ! اپنی شادی کی سالگرہ پر ہم ایک بکرا ذبح کریں گے۔

خاوند: کیوں؟ اس میں بے چارے بکرے کا کیا قصور؟

۲۔ استاد شاگرد سے) بتاؤ سڑک کے کنارے فٹ پاتھ کیوں بنی ہوتی ہے؟

شاگرد: اس لئے کہ گاڑیاں بلڈنگوں میں نہ گھس جائیں۔

۳۔ دیہاتی ماں (بیٹے سے) بیٹا دیئے میں تیل ختم ہوگیا ہے دکان سے لاکر ڈال دو۔

بیٹا: ماں دکان تو بند ہوچکی ہے دیئے میں پانی ہی ڈال دیتے ہیں۔ دیئے کو بھلا رات کے اندھیرے میں کیا پتہ چلے گا۔

کلمہ

بچوں کو جب بولنا سکھائیں تو سب سے پہلے ہمیں لا الہ الا اللہ سکھائیں۔ اس حکم کے تحت مندرجہ ذیل اشعار پڑھو کی دھن میں لکھے گئے ہیں۔

اللہ اللہ اللہ اللہ
سب کا وہ رکھوالا ہے!
رزق کا دینے والا ہے
شان اس کی سب سے اونچی
ہر شے سے وہ بالا ہے
اللہ ....

اونچے پہاڑ اور بہتے دریا
بادل بارش اور ہوا
گہرے سمندر اور ریت کے ٹیلے
حکم سے اس کے سب ہے ہوا
اللہ ....

چڑھتا سورج چاندنی راتیں
گھٹتے دن اور بڑھتی راتیں
اللہ ....

پھول میں خوشبو رس ہے پھل میں
میٹھا پانی سب کے بس میں
شہد میں حکمت دودھ غذا
شان اس کی بس واللہ
اللہ ....

حسن منظور۔ کراچی

سوال وجواب

محمد خالد اعوان، اپر تناول۔ مانسہرہ

سوال: قرآن مجید کے پہلے کاتب کون تھے۔

جواب: خالد بن سعید، جنھوں نے بسم اللہ لکھی۔

سوال: پاکستان کے پہلے وزیر دفاع کون تھے؟

جواب: شہید ملت لیاقت علی خان"

سوال: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت جن سرداروں نے کی اُن کی تعداد کتنی تھی۔

جواب: نو (۹) سردار

سوال: سال کا سب سے چھوٹا دن کون سا ہے۔

جواب: ۲۲ دسمبر۔

سوال: مسلمانوں کی سب سے پہلی مسجد کا کیا نام تھا۔

جواب: مسجد قبا۔

سوال: پاکستان میں اسلحہ ساز فیکٹری کہاں واقع ہے؟

جواب: واہ فیکٹری۔

تصحیح قرآنی چارٹ

ہفت روزہ ختم نبوت جلد نمبر ۵ شمارہ نمبر ۴۱ قرآنی چارٹ میں قرآنی حروف کی تعداد اندراج غلط ہوگیا ہے اصل تعداد ۳۲۶۱۱۰۷ ہے قارئین تصحیح فرمالیں۔

ارشاد احمد دیوبندی ظاہر پیر

لطیفہ

ثریا انجم۔ مانسہرہ

بچہ نانی سے ...... قادیانی کے بچے نے مجھے مارا ہے

نانی ...... کہیں مجھے ملے تو کچا چبا جاؤں۔

بچہ ...... نانی جان پھر تو آپ کے منہ سے قادیانی کی بدبو آئے گی۔

بڑھے چلو مجاہدو

رپورٹ: مولانا محمد طفیل ارشد

خوشاب، ۱۵ جون کو مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری کے حکم پر راقم الحروف بحیثیت مبلغ ضلع خوشاب پہنچا مقامی صدر مجلس مجاہد ختم نبوت جناب قاری سید احمد صاحب کے حکم پر اسی شام مقامی دفتر مجلس میں ایک اہم میٹنگ بلائی گئی جس میں معززین شہر، انجمن تاجران اور شبان ختم نبوت نے بھرپور شرکت کی اس اجلاس سے جناب قاری سید احمد صاحب اور راقم الحروف نے مسئلہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی اور کہا کہ جب تک دنیا کے کسی کونے میں ایک بھی مرزائی موجود ہے۔ ہم ان دشمنان اسلام و ختم نبوت کا تعاقب جاری رکھیں گے اور مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس عظیم مشن کی تکمیل کے لئے ہر وقت ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیں تمام شرکاء نے جوش و خروش کے ساتھ نعرے لگائے اور ہر قسم کی قربانی دینے کا عہد کیا۔ اسی شام مقامی انتظامیہ نے مجلس کی رپورٹ پر مقامی قادیانی مرزا احمد سے کلمہ طیبہ محفوظ کرا دیا۔ شبان ختم نبوت پورے شہر میں پھیل گئے۔ اور ۱۶ جون کو خوشاب کی ہر گلی میں اور ہر چوک پر ختم نبوت کے پرچم لہرا رہے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذلک، ۱۷ جون سے ۲۰ جون تک مقامی صدر مجلس جناب قاری سید احمد صاحب اور راقم الحروف نے شہر خوشاب میں تقریباً ۲۰ یونٹوں کا افتتاح کیا اور شبان ختم نبوت کو منظم کیا جس میں مقامی حضرات نے بھرپور شرکت کی عوام کو مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کیا ۲۱ جون کو مقامی مجلس کا ایک وفد ایس پی خوشاب کے ساتھ ملا اور انہیں قادیانیوں کے خلاف ریشہ دوانیوں سے آگاہ کیا انتظامیہ نے مکمل تعاون کا یقین دلایا اس وفد میں جناب قاری سید احمد صاحب، راقم الحروف شیخ محمد اسماعیل صدر انجمن تاجران اور شبان ختم نبوت کے رہنما کارکن شامل تھے ۲۳ جون کو راقم الحروف قائد آباد کے تبلیغی دورہ پر روانہ ہوا راستے میں پتہ چلا کہ قصبہ اترا میں حضرت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ تشریف فرما ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں حاضری دی جماعتی کام کی تفصیلات پیش کیں حضرت والا بہت خوش ہوئے اور قاری سید احمد صاحب اور راقم الحروف کو خصوصی دعاء سے نوازا اور تمام مریدین و متعلقین کو مجلس سے مکمل تعاون کرنے کی تاکید فرمائی ۲۵ جون کو قادیانیوں نے دوبارہ اپنے مرزاڑہ پر کلمہ طیبہ تحریر کر دیا۔ راقم الحروف نے مقامی صدر مجلس کی ہدایت پر مقامی انتظامیہ کو تحریری درخواست دی جس پر ۱۵ مرزائی گرفتار کر لئے گئے اور انتظامیہ نے مرزاڑہ پر کالک لگا کر مکمل طور پر اس کا منہ کالا کر دیا اس واقعہ کے بعد پورے شہر میں قادیانی حرکتوں کے خلاف اشتعال پھیل گیا۔ مسلمانوں نے مرزائی کرایہ داروں سے اپنی دکانیں خالی کرا لیں اور مکمل سماجی بائیکاٹ کا اعلان کر دیا اسی اثناء میں دو مرزائی بازار میں خلاف اسلام بکواس کرتے ہوئے ملے جن کی شبان ختم نبوت نے خوب مذمت کی۔ اور وہ راہ فرار اختیار کر گئے، ۲۷ جون کو دوبارہ مقامی صدر مجلس کی قیادت میں راقم الحروف سمیت معززین شہر نے ڈپٹی کمشنر سمیت ایس پی خوشاب سے دوبارہ ملاقات کی ان کا شکریہ ادا کیا اور ساتھ ہی انتظامیہ کو متنبہ کیا گیا کہ اگر دوبارہ مرزائیوں نے کوئی اشتعال انگیز کاروائی کی تو شبان ختم نبوت کا کفن پوش جلوس نکالا جائے گا اور مرزائیوں کو شہر خوشاب سے نکال باہر کیا جائے گا۔ تاکہ شہر میں امن قائم ہو جائے الحمد للہ اس وقت ۱۵ مرزائی دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت زیر حراست ہیں اور بقیہ راہ فرار اختیار کر گئے ہیں علاوہ ازیں قائد آباد، ہڈالی، کھوڑہ، مٹھہ ٹوانہ کا تبلیغی دورہ مکمل کر لیا ہے اور پورے ضلع میں ہفت روزہ ختم نبوت کا اجراء ہو گیا ہے۔ مقامی جماعتوں کی شاخیں قائم ہو گئیں ہیں۔ اور پورے ضلع میں مجلس کا کام زور و شور سے شروع ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ العزیز وہ دن دور نہیں جب سرزمین خوشاب سے اسی انگریزی خودکاشتہ پودا کی جڑیں اکھاڑ دی جائیں گی اور چپے چپے پر ختم نبوت کے پرچم لہراتے ہوئے نظر آئیں گے۔

ختم نبوت یوتھ فورس کندھ کوٹ

جیکب آباد (پ ر) ختم نبوت یوتھ فورس ضلع جیکب آباد کے سیکرٹری جنرل محمد یعقوب انور کھوسہ نے ختم نبوت یوتھ فورس کندھ کوٹ کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ختم نبوت یوتھ فورس کے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں اور اپنے دشمن قادیانیوں کے عزائم خاک میں ملا دیں اور ان کا مکمل بائیکاٹ کریں۔

مولانا قاری فیاض الرحمٰن علوی کو صدمہ

پ ر (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرحد کے ممتاز رہنما مدرسہ دارالقرآن قاری فیاض الرحمان علوی کے والد بزرگوار کا انتقال گذشتہ دنوں مانسہرہ کے قریب قصبہ چکیاں میں ہوا نماز جنازہ قرب و جوار کے ہزاروں احباب کے علاوہ پنڈی سے بھی ایک بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت فرمائی مرحوم علاقہ کے ہردلعزیز نہایت ہی متقی اور پرہیزگار شخصیت تھے مرحوم کے فرزند قاری فیاض الرحمٰن صاحب کے علاوہ آپ کے کئی پوتے اور پوتیاں حافظ قرآن اور قاری ہیں۔ جو یقیناً مرحوم کے لئے صدقہ جاریہ اور بلندی درجات کا ذریعہ ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرحد نے مرحوم کی وفات پر تعزیت کرتے ہوئے پسماندگان سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی ہے

(نوٹ) ادارہ ختم نبوت قاری صاحب کے اس غم میں برابر کا شریک ہے۔

مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا لندن پہنچ گئے

کراچی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عظیم راہنما اور ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کے مدیر مسئول مولانا عبدالرحمٰن یعقوب احمد باوا لندن پہنچ گئے آپ سالانہ ختم نبوت کانفرنس لندن اور جماعتی امور کا جائزہ لیں گے۔ اس سلسلے میں انہوں نے برطانیہ کے علماء کرام سے رابطہ قائم کر لیا ہے۔ اسی دوران وہ قادیانی کیس میں علماء کرام کی معاونت کے لیے جنوبی افریقہ کا سفر بھی کریں گے۔

حق کامیاب ہوا اور الحاد ذلیل و خوار ہوا۔

سب تحصیل فقیر والی میں چک نمبر ۹۳/۶ آر مرزائیوں کا پرانا گڑھ ہے ریاض قمر وہاں کا با اثر قادیانی ہے اور ہارون آباد میں وکالت کرتا ہے ریاض قمر عرصہ سے اپنے گاؤں میں کفر و ارتداد کی تبلیغ کر رہا تھا اور اپنے مکان پر کلمہ شریف لکھا ہوا تھا۔ مسلمانوں کے منع کرنے کے باوجود وہ اس مذموم حرکت سے باز نہ آیا جس کی وجہ سے مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہوئے مولانا حکیم محمد اسماعیل صاحب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا محمد صدیق مولانا عبدالخالق صاحب اور دیگر معززین کے ہمراہ جناب اسسٹنٹ کمشنر صاحب ہارون آباد سے ملے اور انہیں سارے حالات و واقعات سے آگاہ کیا چنانچہ اے سی صاحب نے بڑی سمجھداری سے کام لیتے ہوئے ریاض قمر مرتد کے خلاف تھانہ فقیر والی کو پرچہ چاک کرنے کا حکم صادر فرمایا مولانا حکیم محمد اسماعیل صاحب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر یہ حکم لے کر جامعہ قاسم العلوم فقیر والی تشریف لائے اور جامعہ کے مہتمم مولانا محمد قاسم قاسمی سے ملاقات کر کے ان کو سارے واقعات سے آگاہ کیا۔ مولانا محمد قاسم قاسمی (جو جمعیت علمائے اسلام ضلع بہاولنگر کے امیر بھی ہیں) مولانا محمد اسماعیل کے ہمراہ تھانہ تشریف لے گئے اور ریاض قمر کے خلاف اے سی صاحب کا حکم جناب محمد صفدر صاحب انسپکٹر پولیس کو دکھلایا اور تھانہ میں موجود ملک محمد خان صاحب ڈی ایس پی سے اس بارے کافی تبادلہ خیالات ہوا انہوں نے مسلمانوں کے موقف کو درست تسلیم کیا اور ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا

۲۶ جون کو ریاض قمر مرتد کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ اے بی سی پرچہ چاک کیا اور ۲۸ جون کو ریاض قمر کو گرفتار کر کے تھانہ میں بند کر دیا ۲۹ جون کو اے سی ہارون آباد کی عدالت میں درخواست ضمانت پیش ہوئی مگر اے سی صاحب نے جرات ایمانی اور مسلمانوں کے جذبات کے پیش نظر درخواست ضمانت مسترد کر دی۔

۳۰ جون کو مسعود اکبر خان مجسٹریٹ بہاولنگر کی عدالت میں درخواست ضمانت گزاری گئی وکلاء کی دو دن کی بحث کے بعد بالآخر مسعود اکبر خان مجسٹریٹ نے اُن کی درخواست ضمانت مسترد کر دی۔

اب سیشن جج بہاولنگر کی عدالت میں درخواست ضمانت گزاری ہوئی ہے۔ ریاض قمر ایڈووکیٹ اس علاقہ کا بڑا جگا بنا ہوا تھا۔ عوامی سماجی، مذہبی حلقوں نے مطالبہ کیا ہے کہ ریاض قمر کی ضمانت نہ لی جائے عام افواہ ہے کہ ریاض قمر رفیق نامی مرزائی کے ساتھ مل کر سمگلنگ بھی کیا کرتا تھا۔ گذشتہ دنوں رفیق نامی مرزائی بلیک کرتا ہوا انڈیا کی بارڈر پولیس کی زد میں آگیا اور گولیوں کی بوچھاڑ سے وہیں ڈھیر ہو گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فقیر والی کے صدر بابو تاج محمد صاحب انجمن سپاہ صحابہ فقیر والی کے ورکر محمد احمد نعیم انجمن شبان اہلسنت کے سیکرٹری محمد مظہر ڈوگر کے علاوہ معززین علاقہ نے حکام بالا سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو تبلیغ کرنے اور مکانوں پر کلمہ طیبہ لکھنے سے روکا جائے

تعزیتی اجلاس

گوجرانوالہ (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کا ایک تعزیتی اجلاس جناب حکیم عبدالرحمٰن صاحب آزاد صدر گوجرانوالہ ڈویژن منعقد ہوا جس میں جناب حافظ محمد یوسف عثمانی جنرل سیکرٹری، حافظ عبدالماجد ایڈووکیٹ چوہدری غلام نبی فنانس سیکرٹری، حافظ محمد ثاقب آفس سیکرٹری، حافظ احسان الواحد، انفارمیشن سیکرٹری و دیگر رفقاء نے شرکت کی ایک تعزیتی قرارداد پاس کی جس میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے دیرینہ ساتھی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عظیم کارکن اور پنجابی کے مشہور شاعر جناب سائیں حیات پسروری کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی یاد رہے کہ مرحوم جنازہ میں شرکت کے لئے گوجرانوالہ کے ایک بہت بڑے قافلے نے بھی شرکت کی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مرحوم کے پسماندگان اظہار تعزیت کیا۔

مدرسہ تعلیم القرآن جھرکل کا سالانہ جلسہ

کروڑ (نمائندہ ختم نبوت) مدرسہ تعلیم القرآن رحمانیہ موضع جھرکل تحصیل کروڑ کا سالانہ اجلاس نہایت ہی تزک و احتشام سے منعقد ہوا۔ جلسے کے انعقاد میں ملک عبدالغفور سامٹیہ، چوہدری شیخ محمد، کرامت علی، جناب سردار علی وغیرہ نے بھرپور تعاون کیا۔ جلسے کی صدارت مولانا محمد سلیمان طحاوی مہتمم مدرسہ رحیمیہ حنفیہ کلور کوٹ نے فرمائی، تلاوت قاری عبدالرحمٰن رحیمی طالب علم نے اور نظمیں ملک شہادت علی طاہر جھنگوی نے پیش کیں جب کہ تقریریں قاری محمد کفایت اللہ لیہ، قاری محمد طیب صاحب کلور کوٹ، مولانا عبیداللہ صاحب بھکر، مولانا اللہ بخش صدیقی بہل۔ مولانا محمد اسمٰعیل انقلابی ملتان، مولانا غلام نبی، جہان خان، مولانا عبدالحمید فاروقی ترگ گنگ، پروفیسر قاری محمد عبداللہ بھکر، صوفی محمد شریف صاحب کلور کوٹ اور علامہ خالد محمود صاحب نے فرمایا۔ جلسہ مولانا حافظ محمد رمضان مہتمم مدرسہ ہذا کی زیر نگرانی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسے کے انتظامات میں ماسٹر محمد اسلم محمد یامین، ثاقب علی، غلام شبیر سامٹیہ، محمد جمیل، محمد اسلم ذوالفقار علی، محمد طفیل اور غلام محمد نے کیا۔

جنوبی افریقہ میں قادیانی مقدمہ کی سماعت

مولانا محمد یوسف لدھیانوی — اور مولانا اشعر کی روانگی!

کراچی (نمائندہ ختم نبوت) جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ میں دائر شدہ مقدمہ کی سماعت ۱۷ جولائی سے دوبارہ ہو رہی ہے جس میں وہاں کے مسلمانوں کی درخواست پر حکومت پاکستان کی طرف سے ڈپٹی اٹارنی جنرل سید ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات ونشریات مولانا محمد یوسف لدھیانوی، عالمی مجلس کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا عبدالرحیم اشعر، ادارہ دعوت وارشاد کے سربراہ مولانا منظور احمد چنیوٹی ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب، کیپ ٹاؤن پہنچ گئے جبکہ مدرسہ زکریا جوہانسبرگ کی دعوت پر ڈاکٹر علامہ خالد محمود بھی وہاں روانہ ہو چکے ہیں۔ یہ سب حضرات عدالت میں مسلمانوں کے موقف کی وکالت کے علاوہ مختلف مذہبی اجتماعات سے بھی خطاب کریں گے۔

مردان کے جلسۂ عام میں حکومت کا انتباہ

مردان (نمائندہ خصوصی) مرزائی غیر مسلم اقلیت کی غنڈہ گردی نے مردان کے غیور مسلمانوں میں عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے جذبہ کو بیدار کرکے مرزائیت پر ضرب کاری لگانے کی از خود دعوت دے کر مرزائیت کی موت کے خود ہی اسباب پیدا کر دیئے ہیں۔ مرکزی مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کے دورہ کے بعد مقامی مجلس نے گزشتہ دنوں دو مزید اجتماعات منعقد کیے۔ پہلا جلسہ عام مسلم آبادی کی بستی میں زیر صدارت خطیب مرکزی جامع مسجد منعقد ہوا جس میں مجلس کے ضلعی امیر حضرت مولانا سعید اللہ صاحب امیر ضلع، ناظم اعلیٰ مولانا حسین شاہ صاحب کے علاوہ جناب سلطان احمد صاحب مہمند، جناب ارشد اور مجلس کے صوبائی ناظم اعلیٰ الحاج مولانا نور الحق نور نے بھی خطاب کیا۔ مقررین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ مرزائیت کی بڑھتی ہوئی جارحیت کا ہر سطح پر ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا اور اس سلسلہ میں مسلمان ہر قسم کی بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے اگر حکومت اور انتظامیہ نے مرزائیوں کے گلے میں پٹہ نہ ڈالا تو پھر مردان کے مسلمان مرزائیوں سے خود نپٹ لینے کی تدابیر پر غور کریں گے اور اس صورت میں تمام تر ذمہ داری مرزائی جارحیت پسندوں پر عائد ہوگی۔ چونکہ یہ جلسہ مرزائی غنڈوں کی رہائش گاہ کے قریب ہو رہا تھا جس پر مرزائیوں نے اپنے مکان پر مرزائی غنڈوں کو اکٹھا کرنے اور ان سب کو ہر قسم کے اسلحہ سے لیس کرکے اہل اسلام میں اشتعال پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن منتظمین جلسہ کی حسن تدبیر سے مرزائیوں کا منصوبہ ناکام رہا اس موقع پر پولیس کی ایک بہت بڑی جمعیت بھی موجود تھی۔ دوسرا اجلاس شام گنج کے علاقہ میں منعقد ہوا۔ یہاں بھی چند مرزائی غیر مسلموں کے مکان تھے۔ اس موقع پر عالمی مجلس کے مولانا نور الحق نور نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد اور اسلام دشمن سرگرمیوں پر نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی اور مسلمانوں سے عہد لیا کہ وہ اسلام اور اہل اسلام کے باغی گروپ مرزائیت کا مکمل سوشل بائیکاٹ کریں گے۔

قصور میں قادیانی فیکٹری کی مصنوعات توڑ دی گئیں

قصور (نمائندہ ختم نبوت) قصور میں ایک دکاندار محمد حنیف نے غیرت ایمانی اور حب رسول ؐ کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی دکان سے قادیانی فیکٹری شیزان کی مصنوعات توڑ دیں۔ تفصیلات کے مطابق ایک شخص محمد نذیر نے دکاندار محمد حنیف سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا ثبوت دیں اور اپنی دکان سے شیزان کی مصنوعات توڑ دیں چنانچہ محمد حنیف نے عاشق رسول ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے اسی وقت اپنی دکان سے شیزان کی تمام مصنوعات توڑ دیں۔

جنڈوالا بہاولنگر میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

بہاولنگر (نمائندہ خصوصی) گزشتہ ہفتے ضلع بہاولنگر کے مشہور و معروف قصبہ جنڈوالا میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا اہتمام "انجمن سپاہ صحابہؓ" کے نوجوانوں نے کیا تھا۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد نعت شریف پڑھی گئی۔ جناب صوفی حفیظ اختر شاکر نے خطاب کرتے ہوئے اپنے مخصوص دیہاتی لہجہ و زبان میں مسئلہ ختم نبوت بیان کیا اور مرزائیت کا خوب پوسٹ مارٹم کیا۔ انہوں نے بہاولنگر شہر میں مرزائیوں کی ریشہ دوانیوں کا ذکر کیا اور اپنے کالج کے طلبا اور دوسرے نوجوانوں پر جھوٹے مقدمات کا حوالہ دیا۔ صوفی حفیظ اختر شاکر نے ضلعی انتظامیہ پر اس سلسلہ پر کڑی نکتہ چینی کی اور خبردار کیا کہ وہ تعزیرات ۲۹۸ سی پی کی پابندی کرائے۔ قاری عبدالحق صاحب عابد نے حاضرین کو مسئلہ ختم نبوت سے تفصیل سے آگاہ کیا اور مرزائیت کے کفریہ عقائد کو کھول کھول کر بیان کیا۔

پرانا حاجی کیمپ کراچی میں شیزان کا بائیکاٹ،

مجاہد ختم نبوت مولانا مشتاق احمد خطیب مدنی مسجد پرانا حاجی کیمپ نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے قادیانیوں کی ملک و اسلام دشمنی سے عوام کو باخبر کیا اور عوام سے عہد لیا کہ وہ قادیانی شیزان کمپنی کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں گے۔ جمعہ کے بعد اجتماعی گشت کی شکل میں دکانداروں سے ملاقاتیں کیں۔ جس کے نتیجہ میں یہاں شیزان کا بائیکاٹ شروع ہو گیا۔ مولانا نے ایک دوسرے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مرزا قادیانی کو غلام احمد قادیانی کہنا خلاف واقعہ ہے کیونکہ یہ محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام نہیں بلکہ باغی تھا۔ اس لیے اس کو مرزا قادیانی یا غلام قادیانی کہا اور لکھا و پکارا جائے۔

ابوظہبی میں ــــ عظیم الشان استقبالیہ

رپورٹ ــــ اشتیاق حسین عثمانی

ابوظہبی (رپورٹ) جمعیۃ علماء اسلام بنگلہ دیش کے سربراہ اور ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد اسحٰق غازی یہاں متحدہ عرب امارات کے تبلیغی دورے پر تشریف لائے تو جمعیۃ اہلسنت والجماعت متحدہ عرب امارات کے زیر اہتمام "مکتبۃ اہلسنت" ابوظہبی میں معزز مہمان کے اعزاز میں پُر وقار استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں مختلف سماجی اور مذہبی تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ جن میں حضرت مولانا محمد ہارون اسلام آبادی، جناب قمر حسن صاحب اُول مست آفریدی، مولانا خیال محمد سلیمان بلوچ، قاری وصیف الرحمٰن، حاجی عبدالصمد آفریدی، قاری محمد حنیف، حاجی عبدالغنی، قاری شمس الرحمٰن، مولانا شبیر اکبر اشتیاق حسین عثمانی، قاری محمد عالمگیر، مولوی عبدالقادر صاحب، محمد اجمل قصوری۔ محمد اقبال اعوان اور جناب محمد جمیل بھٹہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا محمد اسحٰق غازی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ "مجھے خوشی ہوئی ہے کہ جمعیت اہلسنت نے امارت میں لسانی بندھنوں کو توڑتے ہوئے تمام مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر محض دین کی بنیاد پر اکٹھا کیا۔ مجھے یہاں مبارک مجلس میں عرب، فارسی، بلوچ، پختون، پنجابی اور بنگالی سب آپس میں شیر و شکر نظر آتے ہیں۔ مسلمان ایک قوم ہے آج غیروں کے اشارے پر مسلمانوں کو زبان کی بنیاد پر ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے ـــ لیکن انشاء اللہ جب تک علماء حق کا وجود باقی ہے۔ غیروں کی یہ سازش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ ہمیں آج شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ اور حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک میں نئی روح پھونکنی ہوگی۔ آج امت مسلمہ میں جذبہ جہاد بیدار کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ حضرت مولانا محمد اسحٰق غازی نے نوجوانوں میں بے دینی کی وبا ختم کرنے کے لیے تبلیغی جماعت کی خاص دینی خدمات کو سراہا۔ آخر میں امیر جمعیت حضرت مولانا محمد ہارون اسلام آبادی نے رقت آمیز لہجے میں عالم اسلام کی بقاء اور پاکستان کی حفاظت کے لیے دعا کی اور معزز مہمان کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔

قصور میں شیزان کا بائیکاٹ

قصور (نمائندہ ختم نبوت) قصور میں شیزان کا مکمل بائیکاٹ جاری ہے۔ کئی دکانداروں نے آئندہ شیزان نہ لینے کا عہد کیا ہے۔ ان میں محمد اسحٰق، محمد حنیف، حافظ مشتاق اور محمد شفیق کے نام قابل ذکر ہیں۔

بقیہ: تصویر کے دو رُخ

کوئی نظیر ہے؟" (کتاب البریہ)

(۱۰) "جب ہم ایسے بادشاہ کی دلی صدق سے اطاعت کرتے ہیں تو گویا اس وقت عبادت کر رہے ہیں۔" (شہادت القرآن) شکر ہے کہ گویا کا فرق رہ گیا (مولف)

(۱۱) "اس تمام تمہید کا مدعا یہ ہے کہ گورنمنٹ کو یاد رہے کہ ہم تہہ دل سے اس کے شکر گزار ہیں اور ہمہ تن اس کی خیر خواہی میں مصروف۔" (شہادت القرآن)

(۱۲) "میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لیے بطور ایک تعویذ کے ہوں جو آفتوں سے بچائے۔" (تذکرہ)

(۱۳) "آپ (مرزا) کے ساتھ انگریزوں کا نرمی کے ساتھ تعلق تھا۔" (تذکرہ) (بھلا خود کاشتہ پودے پر کوئی سختی کا ہاتھ رکھ سکتا ہے۔ مؤلف)

(۱۴) "ہم نے جو اس گورنمنٹ کے زیر سایہ آرام پایا اور پا رہے ہیں وہ آرام ہم کسی اسلامی گورنمنٹ میں بھی پا سکتے ہیں۔" (ازالہ اوہام) ہرگز نہیں پا سکتے۔ اسلامی حکومت کا مزہ تو کابل میں چکھ چکے ہیں (مولف)

(۱۵) "دنیا ہمیں انگریزوں کا ایجنٹ سمجھتی ہے" (اور درست سمجھتی ہے) (خطبہ خلیفہ ثانی قادیانی، الفضل یکم نومبر ۱۹۳۴ء)

(۱۶) "حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فخریہ لکھا ہے کہ میری کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں میں نے گورنمنٹ کی تائید نہ کی ہو مگر مجھے افسوس ہے کہ میں نے غیروں سے نہیں بلکہ احمدیوں (قادیانیوں) کو یہ کہتا سنا ہے کہ ہمیں مسیح موعود علیہ السلام کی ایسی تحریر پڑھ کر شرم آتی ہے۔ انہیں شرم کیوں آتی ہے، اس لیے کہ ان کی اندر کی آنکھ نہیں کھلی۔" (خطبہ خلیفہ ثانی قادیانی، الفضل، ۲ جولائی ۱۹۳۲ء)

فرزند سعادتمند اسے کہتے ہیں۔ اگر بیٹا باپ کا رمز شناس نہ ہو تو وہ بیٹا ہی کیا۔ بھلا دوسرے قادیانی کو اس رمز سے آگاہی کیسے ہو۔ اسی لیے وہ بے چارے نابینا ہیں۔ اس باب میں زیادہ وضاحت قرین مصلحت نہیں۔ ناظرین خود ہی مرزا جی کے کارناموں کی تصویر کے دونوں رخ دیکھ لیں۔

ہائے افسوس ؎

کس لیے آئے تھے اور کیا کر چلے تہمتیں چند اپنے ذمہ دھر چلے

بقیہ: فرمودات حضرت امام غزالیؒ

ابلیس کی طرح ہوگی۔ اس کی توبہ قبول نہ ہوگی اور جس کا حال حضرت آدم علیہ السلام کی طرح کی ہوگا اس کی توبہ قبول ہوگی۔ اس لئے جس گناہ کی جڑ شہوت ہے اسکی بخشش کی اُمید ہے۔ اور جس گناہ کی جڑ تکبر ہے۔ اس کی معافی کی اُمید نہیں حضرت آدم علیہ السلام کی خطا کی جڑ شہوت (پھل کھانے کی خواہش) اور ابلیس کے گناہ کی جڑ تکبر تھا۔

ـــ غصہ عقل پر جناتی اثر کی طرح ہے جب عقل کمزور ہو تو شیطانی لشکر حملہ آور ہوتا ہے اور جب انسان غصہ کرتا ہے تو شیطان اس کے ذریعے سے اپنا کھیل کھیلتا ہے جیسا کہ بچے گیند سے کھیلتے ہیں

(مکاشفۃ القلوب)

بقیہ : حضرت عمیر رض

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کے لیے روانہ ہوئے تو حضرت عمیر رض کو شوق جہاد نے بے تاب کر دیا اور وہ بھی حضور ﷺ کے ہمرکاب جاں نثاروں میں شامل ہو گئے ان کی کم عمری کے پیش نظر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں لڑنے کی اجازت دینے میں متامل تھے۔ لیکن جب انہوں نے شوق جہاد اور آرزوئے شہادت کا اظہار گریہ وبکا کی صورت میں کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لڑائی میں شریک ہونے کی اجازت دے دی۔ اس طرح گویا انہیں سارے جہان کی نعمتیں مل گئیں۔ تلوار چلاتے ہوئے دشمنوں کی صفوں میں گھس گئے اور دیر تک داد شجاعت دیتے رہے۔

کفار کا نامی شہسوار عمرو بن عبد ود جو ایک ہزار شجاعان عرب کے برابر ہوتا تھا۔ مشرکین میں موجود تھا۔ وہ جھلا کر حضرت عمیر رض پر حملہ آور ہوا اور اسلام کے اس نہال تازہ کو اپنی خون آشام تلوار سے کاٹ دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ یوں یہ سبزہ آغاز نوجوان اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ حضرت عمیر رض نے اپنے خون شہادت سے صفحۂ تاریخ پر جو نقش مرتسم کیے وہ نوجوانان ملت کے لیے تا ابد مشعل راہ بنے رہیں گے۔ رضی اللہ عنہ۔

بقیہ : پیر مہر علی شاہ صاحبؒ

سرقہ، تحریف، اور التباس کے تقریباً ایک صد اعتراضات کئے ہیں جو آج تک قائم ہیں۔ سیف چشتیائی کے بارے میں مولانا اشرف علی تھانویؒ (م ۱۳۶۲ھ) نے اپنی تفسیر بیان القرآن (زیر سورۂ نساء آیت ۱۵۷) میں لکھا ہے کہ

"حیات وموت عیسوی کی بحث میں کتاب سیف چشتیائی قابل مطالعہ ہے۔"

اسی طرح مولانا محمد انور شاہ کاشمیریؒ نے اپنی تالیف عقیدۃ الاسلام فی حیات عیسیٰ علیہ السلام کے دیباچہ میں اس کی تعریف کی ہے۔

پیر صاحب ۲۹ صفر ۱۳۵۶ھ/۱۱ مئی ۱۹۳۷ء کو فوت ہوئے، اور گولڑہ شریف میں دفنائے گئے۔

ان سے حسب ذیل کتب یادگار ہیں۔

۱۔ تحقیق الحق فی کلمۃ الحق (فارسی ۱۳۱۵ھ)
۲۔ شمس الہدایۃ فی اثبات حیات المسیح (۱۳۱۷ھ)
۳۔ سیف چشتیائی (۱۳۱۹ھ)
۴۔ اعلاء کلمۃ اللہ فی بیان ما اہل بہ لغیر اللہ (۱۳۲۲ھ)
۵۔ الفتوحات الصمدیہ (۱۳۲۵ھ)
۶۔ فتاویٰ مہریہ۔
۷۔ مکتوبات مہریہ۔

پیر صاحب پنجابی اور فارسی میں کبھی کبھی نعتیہ اشعار کہتے تھے۔ اور مہر تخلص کرتے تھے۔ ان کی اس پنجابی نعت سے شاید ہی کوئی پنجابی بولنے والا ناآشنا ہو۔

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا گستاخ اکھیاں کتھے جا اڑیاں

بقیہ : فضائل صدقات

مناسب ہے اور ان کے احوال کو دیکھنے والا ہے

قرآن میں اس جگہ معاشرت کے بہت سے آداب پر بڑی تفصیلی تنبیہات فرمائی ہیں۔ منجملہ ان کے اس آیت شریفہ میں بخل اور اسراف پر تنبیہ فرما کر اعتدال اور میانہ روی کی ترغیب دی۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے کچھ سوال کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت تو کچھ نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ اپنا کرتہ جو آپ پہن رہے ہیں یہ دے دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کرتہ نکال کر مرحمت فرما دیا اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت شریفہ خانگی اخراجات کے بارہ میں ہے کہ نہ ان میں بہت بخل کیا جائے نہ بہت وسعت اختیار کی جائے میانہ روی اختیار کی جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی متعدد روایا میں یہ مضمون ذکر کیا گیا کہ جو شخص میانہ روی اختیار کرے وہ فقیر نہیں ہوتا۔ اور آیت شریفہ کے ختم پر اس احتمال خیال کی تردید فرمائی کہ سب کے سب مالی حیثیت سے برابری کا درجہ رکھتے ہیں۔ یہ صرف اللہ جل شانہ کے قبضہ قدرت میں ہے کہ وہ جس پر چاہے فراخی فرمائے، جس پر چاہے تنگی کرے۔ وہی بندوں کے احوال سے واقف ہے وہی ان کی مصالح کو خوب جانتا ہے۔

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہ بندوں کے احوال سے باخبر ہیں جس کے لیے ثروت بہتر سمجھتے ہیں، اس کو ثروت عطا فرماتے ہیں اور جس کے لیے تنگی مفید سمجھتے ہیں اس پر تنگی فرماتے ہیں۔

بقیہ : اداریہ

برآمد کر لیا گیا۔

بین الاقوامی سیاست کے مد وجزر میں وطن عزیز براہ راست روسی یلغار کی زد میں ہے روس ہمیں نظریاتی طور پر مفلوج اور جغرافیائی طور پر پاپیچ کرنا چاہتا ہے۔ اسے ایک ایسی ہی جماعت کی ضرورت ہے جو پاکستان کے جغرافیے اور نظریات کی قاتل ہو۔ روس کے لئے جو خدمت ولی خان اور اس کی جماعت سرانجام نہ دے سکی روس کے لئے وہ خدمات بلاشبہ قادیانی جماعت بطریق احسن سرانجام دے رہی ہے۔

صوبہ سرحد یا بلوچستان، پنجاب ہو یا سندھ کوئی غیرت مند پاکستانی اپنے دشمن ملک میں بیٹھ کر اپنے ملک کی تباہی و بربادی کا خواہاں نہیں رہا مگر سیاسی گمراہوں اور تعلیمی اداروں میں داخلے کے حصول میں ناکام رہنے والوں کا یہ محض ایک دھوکہ اور فریب ہے روس میں تربیت حاصل کرنے والے وہی لوگ ہیں جو ایک مخصوص نظریے کی بنا پر جاتے ہیں! ان کا صرف اور صرف ایک ہی مقصد ہے کہ پاکستان خدانخواستہ ٹکڑے ہو جائے۔

یہ آرزو اور تمنا پاکستان کے اندر بسنے والی ایک نمک حرام جماعت کی ہے اور وہ ہے قادیانی جماعت ہے۔

پاکستان

کی عظیم الشان اور بے نظیر لائبریری جسے پاکستانی سکالر ، علماء، وزراء اور اعلیٰ حکام کے علاوہ بی۔بی۔سی لندن سے بھی خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔ جس میں مختلف زبانوں اور مختلف علوم وفنون پر مشتمل کتب کے علاوہ بہت سے قلمی قدیم اور نادر نایاب کے نسخے بھی موجود ہیں۔

مسلسل بارشوں اور سیم وتھور کی وجہ سے جامعہ ہذا کی لائبریری کی عمارت خستہ اور ناکارہ ہوچکی ہے۔ اگر فوری طور پر جدید لائبریری تعمیر کر کے اس میں کتب منتقل نہ کی گئیں تو کتب کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ مولانا محمد یوسف صاحب اور ملک عبدالغفار فیصل آبادی کے تعاون سے ۶۰ × ۳۰ کی دو منزلہ جدید لائبریری کا سنگ بنیاد رکھا جاچکا ہے۔ جس کی تعمیر پر چار لاکھ روپے خرچ کا تخمینہ ہے۔ لائبریری کی تعمیر کے لیے نیشنل بینک فقیروالی میں "لائبریری فنڈ قاسم العلوم" کے نام سے اکاؤنٹ نمبر ۱۵۴ کھولا جاچکا ہے۔ جملہ اہل اسلام سے درخواست ہے کہ وہ جدید لائبریری کی تعمیر کے لیے دل کھول کر عطیات دیں تاکہ جلد از جلد یہ منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچے۔ یہ ایک اعلیٰ قسم کا صدقہ جاریہ ہے۔

محمد قاسم قاسمی مہتمم جامعہ قاسم العلوم فقیروالی

ضلع بہاولنگر پاکستان ۔

فون : ۴۱

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

مرشد العلماء حضرۃ مولانا خان محمد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی تنظیم ہے۔
- تنظیم ہر قسم کے سیاسی رجحانات سے علیحدہ ہے۔
- تبلیغ و اشاعت دین بالخصوص عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔
- اندرون و بیرون ملک ۱۵۰ دفاتر و مراکز، ۱۲۰ دینی مدارس بر وقت مصروف عمل ہیں۔
- لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دو ہفت روزہ جرائد شائع ہوتے ہیں۔
- صدیق آباد (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں کو سپیشل دو مدرسے چل رہے ہیں۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں دار المبلغین قائم ہے جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے۔
- ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں، جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔
- ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے کرتے ہیں۔
- گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے بین الاقوامی "ختم نبوت کانفرنس" منعقد کی گئی۔ ٹورانٹو کینیڈا، اور شکاگو میں اسی سال ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ اس سال لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک جدید انٹرنیشنل دفتر قائم کیا جا چکا ہے۔

یہ سب اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اپنے حصہ ڈال کر ثواب دارین حاصل کریں۔

مسائل قربانی

ہر صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے غریب اور قرضدار پر واجب نہیں۔

قربانی کے جانور کی عمر: بکرا بکری ایک سال، گائے بیل بھینس بھینسا دو سال، اونٹ اونٹنی پانچ سال، البتہ دنبہ بھیڑ و مینڈھا، دنبی، بھیڑ چھ ماہ کا بھی جائز ہے بشرطیکہ خوب موٹا تازہ ہو، اگر ایک سال کے بچوں میں چھوڑیں تو فرق معلوم نہ ہو۔

- قربانی کا جانور بے عیب ہو۔
- خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔
- کان تھوڑا سا کٹا یا چرا ہوا ہو تو قربانی جائز ہے۔
- پیدائشی سینگ نہ ہوں قربانی جائز ہے۔
- سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے لیکن جڑ سے نہیں ٹوٹے یا خول اتر گیا لیکن اندر سے محفوظ ہے تو قربانی جائز ہے۔
- پیدائشی کان نہ ہوں یا تہائی یا اس سے زائد کٹ گئے، قربانی جائز نہیں۔
- جانور اندھا، کانا یا ایک آنکھ کی تہائی یا اس سے زائد روشنی ضائع ہو جائے قربانی جائز نہیں۔
- جانور کے تھن میں دودھ نہ ہو تو قربانی جائز نہیں۔
- جانور کی تہائی سے زائد دم کٹ جائے قربانی جائز نہیں۔
- لنگڑا جانور جو تین پاؤں پر چلتا ہو اور چوتھا پاؤں رکھ نہ سکتا ہو، قربانی جائز نہیں۔
- گائے بھینس، اونٹ میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں، اگر کوئی ایک لے تو بھی جائز ہے۔
- سنت ہے جب جانور ذبح کرنے کے لئے روبقبلہ لٹائے تو یہ دعا پڑھے:

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ

مسائل قربانی

- اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ وَخَلِيلِكَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

- قربانی کا گوشت تول کر تقسیم کریں، اندازہ سے تقسیم جائز نہیں۔
- حصہ داروں میں سب مسلمان ہوں، اگر قادیانی یا لاہوری مرزائی حصہ دار ہوگا تو سب کی قربانی نہ ہوگی۔
- مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے اگر مرزائی نے جانور ذبح کیا، یا اپنی قربانی کا گوشت بھیجا، تو اس کا کھانا حرام ہوگا۔
- قربانی کی کھال یا گوشت ذبح کرنے کے عوض دینا جائز نہیں۔
- قربانی کے جانور کی رسی، زنجیر وغیرہ صدقہ میں دینی چاہیے۔
- ذی الحجہ کی نویں تاریخ نماز فجر کے بعد سے تیرھویں ذی الحجہ کی عصر تک مقیم لوگوں کے لئے یا جماعت ہر فرض نماز کے بعد اونچی آواز سے ایک دفعہ بعد زیل تکبیرات کہنا واجب ہے، اگر امام بھول جائے تو مقتدی خود تکبیر شروع کردیں۔

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

- یکم ذی الحجہ سے بکر قربانی سے فارغ ہونے تک قربانی کرنے والا حجامت نہ کرائے، اگر کرلے تو اوں کیساتھ مشابہت ہو جائے۔
- نماز عید کے لئے گھر سے نکلیں تو مذکورہ بالا تکبیرات قدرے بلند آواز کے ساتھ کہتے جائیں۔
- ایک راستے سے جائیں دوسرے سے آئیں۔

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان
فون نمبر

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی
فون نمبر ۷۱۱۶۲۸

الائیڈ بینک کموری گارڈن برانچ کراچی اکاؤنٹ ۹۵۹ میں بھی جمع کر سکتے ہیں